آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
"نورِ سنّت" ہے، جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

پاسبان مسلک اہل السنۃ والجماعۃ

دوماہی مجلہ نورِ سنّت کراچی

مدیر
علامہ محمد معاویہ قادری صاحب دامت برکاتہم

جلد ۳ | کتابی سلسلہ | شمارہ ۱۴

****

اہل السنّت والجماعت کون؟

****

روئیداد مناظرہ ٹیاری گستاخ کون؟

ملفوظات حکیم الامت ؒ کے حوالے سے حضرت تھانویؒ کے ماموں پر اعتراض کا مدلل جواب

جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ

پاسبان مسلک اہل السنۃ والجماعۃ

شمارہ نمبر ۱۴

دوماہی مجلہ کراچی

نورِ سنت

مجلس تحقیق

استاذ العلماء مولانا منیر اختر صاحب

مولانا ابو ایوب قادری صاحب

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب

مفتی مجاہد صاحب

علامہ سفیان معاویہ صاحب

محترم شفیق راہا بھائی

فاتح بریلویت
مولانا محمد منظور نعمانی

امام اہل السنۃ
مولانا سرفراز خان صفدر

مولانا قاری عبدالرشید

NooreSunnatKHI@gmail.com

نورِ سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے: www.nooresunnat.tk

قیمت فی شمارہ - 30 - روپے، سالانہ زرِ تعاون - 200 - روپے

تاریخ اشاعت: ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

ناشر
انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ

فہرست

اداریہ

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا محبوب رسالہ نور سنت کا شمارہ نمبر۱۴ آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں معمول سے کم مضامین پڑھنے کو ملیں گے۔ جس کی وجہ یہ بنی کہ حال ہی میں ضلع ٹنڈو محمد خان ٹیاری سندھ میں ہونے والے مناظرے کی روئیداد کو بھی قارئین کے بے حد اصرار پر شامل کیا گیا۔ اس مناظرے میں رضا خانی علماء کو علماء اہلسنت کے مقابلے میں تاریخی فرار کا سامنا کرنا پڑا جو ہمیشہ سے ان کے اکابر کا طریق چلا آرہا ہے۔ حیرت ہے کہ اپنے منبروں پر سادہ لوح عوام کے سامنے علمائے دیوبند کو چیلنج دے کر اپنی پھیکی دکان کا بھاؤ بڑھانے والے ان پیشہ ور علماء سوء کو نہ جانے اس وقت کیا ہو جاتا ہے جب ان کا سامنا حقیقی میدانِ مناظرہ میں علماء الحق سے ہوتا ہے اس وقت چیلنج بازیاں، تعلیاں، بلند بانگ دعوے، نعرے سب اہل سنت کے ان شیروں کے سامنے ہوا ہوتے نظر آتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ سب دعوے محض اہلسنت میں انتشار پھیلانے کی سعی مذموم کا حصہ ہیں، کیونکہ انگریز نے اپنے ان دو گماشتوں (بریلویت و مرزائیت) کو خاص اسی مقصد کیلئے پروان چڑھایا اور پھر دامے درمے سخنے اپنے ان خود کاشتہ پودوں کی آبیاری کرتا رہا۔ جس کی تازہ ترین مثال حال ہی میں ہونے والے شیعت و بریلویت گٹھ جوڑ کے بعد مرزائیت و بریلویت کا گٹھ جوڑ ہے چنانچہ فتنہ مرزائیت جس کے تعاقب میں علماء دیوبند نے اپنی ساری زندگیاں صرف کر دیں اور ان کا راستہ روکنے کی ہر ممکن کوشش کی بالآخر اس فتنہ کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیا۔ لیکن مرزائیت نے خفیہ طور پر اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھیں اور ان کو پروان چڑھانے کیلئے اپنی مصنوعات کے ذریعہ خفیہ فنڈنگ کرتا رہا۔ لیکن علماء اہلسنت و جماعت ان کی اس چال سے بھی واقف ہو گئے اور عوام کو ان مرزائی مصنوعات سے خبردار کرتے ہوئے ان کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حال ہی میں یکم جون 2014 کو لاہور سے شائع ہونے والا اخبار روزنامہ City42 کی ایک خبر نے ہمیں ورطہ حیرت میں ڈال دیا جس کے صفحہ نمبر 12 پر پورا ایک آڈیٹوریل شیزان کمپنی کی افتتاحی تقریب کے

حوالے سے دیا گیا جس کا افتتاح بریلوی رضاخانی نومولود فرقہ کے جید اکابر علماء نے کیا جن میں جامعہ نعیمیہ لاہور کے ناظم اعلیٰ علامہ راغب نعیمی، مفتی عمران (جامعہ نعیمیہ)، مفتی قیصر نعیمی، مولوی مجاہد عبدالرسول (صدر نام نہاد سنی تحریک لاہور) مفتی ذیشان صابری بریلوی نے شرکت کی۔ اس موقع پر راغب نعیمی رضاخانی نے قادیانیت کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ شیزان کے خلاف مخالفین (یعنی مسلمانوں) کی طرف سے جو پروپیگنڈا کیا جارہا تھا وہ جھوٹ پر مبنی اور غیر شرعی تھا۔

ہم ایک عرصہ سے اس ''ام الفتن'' فرقے کے بارے میں چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ یہ فرقہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفار کی پشت پناہی اور یورپی فنڈز کے ذریعہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کیلئے ہر اسلام دشمن گروہ کا ساتھ دے رہا ہے جس کی حقیقت آئے دن منصۂ شہود پر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان فتنوں کی شر سے محفوظ فرمائے۔ (آمین) ہم آخر وقت تک اس فتنے کی ان سازشوں کو بے نقاب کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

آخر میں ہم نور سنت کے تمام قارئین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ نور سنت کی خصوصی اشاعت مناظرہ جھنگ نمبر کے بعد کنز الایمان نمبر بھی مقبولیت کے بام عروج کو پہنچ گیا۔ جس میں بانی بریلویت نواب احمد رضا خان قارونی کی طرف سے ترجمہ کے نام پر تحریفِ قرآن کی ایسی نقاب کشائی کی گئی ہے جسے رہتی دنیا تک رضاخانیت یاد رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور آپ کی دعائیں شامل حال رہیں تو ادارہ نور سنت اس طرح کی خصوصی اشاعتیں وقتاً فوقتاً شائع کرتا رہے گا۔

چلتے چلتے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ادارہ نور سنت ایک عظیم الشان لائبریری اور جدید دفتر تعمیر کررہا ہے جس پر کام کا آغاز ہو چکا ہے آپ حضرات سے اس کار خیر کی تکمیل کیلئے ہر طرح سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملفوظات حکیم الامتؒ کے حوالے سے حضرت تھانویؒ کے ماموں پر اعتراض کا مدلل جواب

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

حکیم الامت مجدد دین وملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات علوم ومعارف کا گنجینہ ہیں شیخ الاسلام استاذ محترم حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی دورہ حدیث کے فارغ التحصیل علماء کو خاص طور پر جن کتابوں کے مطالعہ کی تلقین کرتے ہیں ان میں سرفہرست ملفوظات حکیم الامت ہے اس سے آپ ان ملفوظات کی وقعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں، مگر عقل وشعور سے پیدل تعصب سے مغلوب اہل السنۃ والجماعۃ کے دیرینہ دشمن فرقہ رضائیہ کے علماء ان ملفوظات پر مختلف قسم کے اعتراضات اپنی جہالت کی وجہ سے کرتے رہتے ہیں انہی اعتراضات میں سے ایک اعتراض ملفوظات میں حکیم الامتؒ کے ماموں پر بھی ہے جسے بعض رضا خانی نام نہاد مناظرین (۱) نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اس مضمون میں ہم انشاء اللہ اسی اعتراض کا مدلل ومنہ توڑ جواب دیں گے

اعتراض: ایک واقعہ ان ہی ماموں صاحب کا اور یاد آیا حیدر آباد سے اول بار کانپور تشریف لائے تو چونکہ جلے بھنے بہت تھے ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے عبد الرحمٰن صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق ومعارف سن کر بہت معتقد ہوئے عرض کیا حضرت وعظ فرمایئے تاکہ مسلمان منتفع ہوں ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رندانہ دیا کہا کہ خان صاحب میں اور وعظ صلاح کار کجا من خراب کجا۔ پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے عبد الرحمٰن خان صاحب بے چارے متین بزرگ تھے سمجھے ایسا طریقہ ہوگا جس کا انتظام نہ ہو سکے۔ یہ سن کر بہت اشتیاق ہوا پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے

---

۱ ہم یہاں ان کتابوں اور ان کے مصنفین کا ذکر کر کے ان کی پھیکی دکانوں کا بھاؤ نہیں بڑھانا چاہتے

عضوتناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے اور ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچائے جائیں بھڑ وا ہے بھڑ وا بھڑ وا ہے رے بھڑ وا اس وقت میں حقائق ومعارف بیان کروں کیونکہ ایسی حالت میں کوئی گمراہ تو نہ ہوگا سب سمجھیں گے کہ کوئی مسخرہ ہے مہمل باتیں کر رہا ہے (ملفوظات)

جواب: ملفوظات کی اس عبارت کو بنیاد بنا کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ یا علمائے اہل السنۃ والجماعۃ پر بے ہودہ اعتراض کرنا نہ صرف جہالت بلکہ ضد و تعصب ہے۔

اولاً: اس لئے کہ جس عبارت پر ان رضاخانیوں کو اعتراض ہوا وہ "ملفوظات" کی عبارت ہے اور بزرگان دین کے ملفوظات رضاخانیوں کے نزدیک معتبر نہیں ہوتے۔ چنانچہ مناظرہ جھنگ کا شکست خوردہ مولوی اشرف سرگودھوی کا لڑکا مولوی نصیر الدین سیالوی اپنی کتاب میں ملفوظات کے حوالے سے لکھتا ہے:

> "اس حدیث کو باوجود راویوں کے ثقہ ہونے کے موضوع قرار دیا گیا ہے تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ اس واقعہ کے راوی ثقہ ہوں لیکن واقعہ صحیح نہ ہو...... بزرگوں کے ملفوظات میں کچھ باتیں ان سے غلط منسوب ہو جاتی ہیں"۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ج:۱، ص:۳۹۱، ۳۹۲، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)

پس جب خود رضاخانیوں کو بھی یہ اصول تسلیم ہے کہ بزرگان دین کے ملفوظات میں اکثر غلط باتیں ان سے منسوب ہو جاتی ہیں اس لئے ملفوظات پر مشتمل کتب معتبر نہیں ہوتیں اور بعض اوقات ناقل باوجود ثقہ ہونے کے ایسی بات نقل کر دیتا ہے جو غلط اور بے اصل ہوتی ہے، تو اس سب کے باوجود کیا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اس عبارت کو قطعی اور اس واقعہ کو یقینی باور کر کے علمائے دیوبند پر اتنی گھٹیا الزام تراشی کرنا کیا یہ کھلی ہوئی جہالت، ضد اور اپنے ہی وضع کردہ اصولوں سے انحراف نہیں؟

ثانیاً: اشرف السوانح کے اندر حضرت حکیم الامت مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ کے اس ماموں کا تفصیلی ذکر وسوانح موجود ہے اور ان کا شمار صوفیاء کے "ملامتی فرقے" میں

کیا گیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

''ان سب مجموعہ حالات نے انہیں کچھ ایسے بنا دیا تھا جیسا کہ درویشوں میں ایک ''فرقہ ملامتیہ'' مشہور ہے''۔

(اشرف السوانح، ج:۱،ص:۲۲۹،مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

فرقہ ملامتیہ کیا ہے؟

قارئین کرام'' فرقہ ملامتیہ'' صوفیاء میں ایک گروہ ہے جو عوام کے درمیان ایسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں جن کو لوگ اچھا نہیں سمجھتے اور ان کا مقصود ان افعال سے لوگوں کے درمیان اپنے نفس کے تکبر کو ختم کرنا ہوتا ہے تا کہ جب لوگ ان کاموں کی وجہ سے ان کو برا بھلا کہیں گے تو انکے نفس کا تکبر، انا اور بڑا پن ختم ہوگا جو اصلاح باطن کی روح ہے۔

ولی کامل حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا صاحب اس گروہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سلکت طائفة من المشائخ الطريقة طريق الملامة ،والملامة خلوص المحبة تاثير عظيم ہو مشرب تام"۔

(كشف المحجوب ،ص ۲۵۹)

ترجمہ: مشائخ طریقت کی ایک جماعت نے ملامت کا طریقہ پسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ملامت میں خلوص ومحبت کی بڑی تاثیر اور لذت کامل پوشیدہ ہے۔

پھر آگے حضرت ملامت کی تین قسمیں بیان کرتے ہوئے تیسری قسم کا تعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"و ملامة الترك هی ان يكون الكفر و الضلال الطبيعی متمكنان من شخص حتی يقول بترك الشريعة و اتباعها، ،و يقول ان ما يفعله ملامة و يكون هذا طريقه فيها، ام من يكون طريقه الاستقامة و عدم مزاولة النفاق و الكف عن الريا. فلكا خوف عليه من ملامة الخلق و يكون فی كل الاحوال علی مسلكه و

یستوی لدیہ ای اسم یسمونہ بہ"۔

(کشف المحجوب، ص ۲۶۱)

ترجمہ: (ملامتیہ کی ایک تیسری قسم ہے) کہ دل میں تو کفر وضلالت سے طبعی نفرت بھری پڑی ہو بظاہر شریعت کی اتباع نہ کرے اور خیال کرے کہ ملامتی طریقے پر ایسا کر رہا ہوں اور یہ ملامت کا طریقہ اس کی عادت بن جائے اس کے باوجود دین میں مضبوط اور راست رو ہو لیکن ظاہر طور پر بغرض ملامت نفاق وریا کے طور طریقے پر دین کی خلاف ورزی کرے اور مخلوق کی ملامت سے بے خوف ہو کر وہ ہر حال میں اپنے کام سے کام رکھے خواہ لوگ اسے جس نام سے چاہیں پکاریں۔

پس حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ماموں بھی ملامتیہ کے اسی فرقے سے تھے اور بظاہر اس طرح کی باتیں کر کے ان کا مقصود یہی تھا کہ لوگ ان پر ملامت کریں اور یوں یہ اپنے مقصود کو پہنچے۔ کتنی افسوس کی بات ہے کہ آج کے رضاخانی حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا صاحب کے نام پر عوام کے ٹکڑے کھا رہی ہے مگر دوسری طرف صوفیہ کے جس فرقے کو وہ اولیاء اللہ میں شمار کر رہے ہیں اس پر آج کے یہ رضاخانی اس طرح کے بے ہودہ اعتراض کر رہے ہیں۔

اسی ملامتی گروہ کی صفات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ ملامتیوں کی طبیعت کسی امر سے اتنی نفرت نہیں کرتی جتنی لوگوں میں عزت ومنزلت پانے سے انہیں نفرت ہوتی ہے:

"اعلم ان ھذا الطبع لا یکون اشد نفورا من حضرۃ اللہ تعالی بشیء الا بالقدر الذی یکون کافیا لجاہ الخلق"

(کشف المحجوب، ص ۲۶۳)

پس حضرت کے ان ماموں کا مقصد بھی اس قسم کی باتوں سے یہی تھا کہ لوگ انہیں ملامت کریں اور اس طرح یہ اپنے مقصود کو حاصل کریں۔ حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ اسی باب میں نقل کرتے ہیں:

"و یروی عن السید ابراھیم بن ادھم رحمة الله علیه انه سئل ارایت نفسك عن قد بلغت المراد ابدا ؟ قال نعم رایت ذالك مرتین مرة کنت قد رکبت سفینة لم یعرفنی بھا احد ہو کنت البس خلقا و قد طال شعری و کنت علی حال کان اھل السفینة معه یسخرون منی و یھزاون بی ، و کان مع القوم مھرج یاتی الی کل لحظة و یشد شعری و ینتزعه منی و یستخف بی علی سبیل السخریة و کنت اجد نفسی علی مرادی افرح بذل نفسی الی ان بلغ السرور یوما غایتة بان قام المھرج و تبول علی"۔

(کشف المحجوب ص ٢٦٥)

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کیا آپ نے کبھی اپنے مقصد میں کامیابی دیکھی؟ انھوں نے فرمایا ہاں دو مرتبہ ایک اس وقت جب میں کشتی میں سوار تھا اور کسی نے مجھے نہیں پہچانا کیونکہ میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور بال بھی بڑھ گئے تھے ایسی حالت میں کشتی کے تمام سوار میرا مذاق اڑا رہے تھے ان میں ایک مسخرہ اتنا جری تھا کہ وہ میرے پاس آ کر میرے بال نوچنے لگا اور میرا مذاق اڑانے لگا۔ اس وقت میں نے اپنی مراد پائی اور اس خراب لباس اور شکستہ حالی میں مسرت محسوس ہوئی یہاں تک میری یہ مسرت بایں سبب انتہاء کو پہنچی کہ وہ مسخرا اٹھا اور اس نے مجھ پر پیشاب کر دیا۔

غور فرمائیں کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں کی بات اور حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعہ میں مآل کے اعتبار سے کیا فرق ہے۔؟ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں کہ وہ شخص اٹھا ننگا ہو اپنا............ مجھ پر پکڑ کر پیشاب کر دیا اور اسی وقت میں مراد کو پہنچا اور اسی قسم کی بات حضرت کے ان ماموں صاحب نے کہی فرق یہ ہے کہ انھوں نے صرف ایسی خواہش کا اظہار کیا اور حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو بالفعل ذکر کر رہے ہیں۔

غرض اس گروہ کا مقصود اسی قسم کی باتیں یا حرکات کر کے اپنے مقصود تک پہنچنا ہوتا ہے مگر یہ باتیں ان رضاخانی جاہلوں کو کون سمجھائے جنہیں تعصب نے اندھا، بہرہ کر دیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ جمہور مشائخ نے اس طریقہ اصلاح نفس کو پسند نہیں کیا۔

ثالثاً: اشرف السوانح جلد اول ص ۵۶، ۵۷ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ماموں ''مجذوب'' بھی تھے۔ اور مجاذیب کے متعلق رضاخانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ مرفوع القلم ہوتے ہیں ان سے شطحیات ظاہر ہوتی ہیں بلکہ مفتی حنیف قریشی بریلوی صاحب نے تو ''گستاخ کون'' میں اپنا پورا ایک رسالہ شطحیات اولیاء کے بارے میں شامل کیا ہے۔ پس حضرت کے یہ ماموں بھی چونکہ مجذوب تھے لہٰذا ان کے اس قول کو جو ملفوظات میں مذکور ہے ہمیں اس کو ان کی شطح پر محمول کرنا چاہئے رضاخانیوں کو شرم کرنی چاہئے کہ مجاذیب کے متعلق تو بقول بریلویوں کے فرشتے بھی اپنے قلم روک لیتے ہیں مگر ان کم بختوں کے قلم یہاں بھی چلنا شروع ہو جاتے ہیں۔

احمد رضا خان صاحب کے ملفوظات میں ایک مجذوب کا واقعہ ان الفاظ میں مذکور ہے:

> ''سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کریگا حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ مشہور مجاذیب میں سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے۔ میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ و قاضی جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کیلئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف جانب منہ اٹھا کر فرمایا مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اُمڈ آئیں اور جل تھل بھر دئے۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے اور انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا مسجد کو ہو لئے خطبہ سنا

جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کیئے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں“۔

(ملفوظات، حصہ دوم، ص: ۲۰۸، فرید بک سٹال لاہور)

آل قارون نواب احمد رضا خان بڑیچ کی ذکر کردہ اس حکایت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

(۱)۔ یہ موصوف جسے خان صاحب اولیاء اللہ میں شمار کررہے ہیں زنانہ لباس پہنتے تھے جو مردوں پر حرام ہے بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔

(۲)۔لباس بھی سرخ یہ بھی مردوں کیلیئے جائز نہیں۔

(۳) زیورات جو ظاہر ہے طلائی ہوں گے یہ بھی مردوں کیلیئے حرام۔

(۴)۔موصوف نماز جمعہ تک نہیں پڑھتے تھے اور اس مبارک وقت میں بازاروں میں گھومتے تھے جو ابغض البلاد الی اللہ ہیں۔

(۵)۔موصوف کا دعویٰ تھا کہ مرد ہونے کے باوجود وہ معاذ اللہ کسی کی بیوی ہیں۔

(۶)۔ان صاحب کا دعویٰ تھا کہ ان کے خاوند حی لا یموت جس کی شان اللہ اکبر ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کے خاوند ہیں استغفر اللہ نقل کفر کفر نہ باشد۔

اب ان تمام کفریات وبکواسات کے باوجود بقول نواب بریلی کے یہ موصوف اللہ کے اتنے بڑے ولی اور مستجاب الدعوات تھے کہ لوگ ان سے دعاؤں کی درخواست کرنے آتے تھے ان کی دعاؤں سے بارشیں برستی تھی قحط سالی دور ہوتی تھی، پس ان تمام کفریات وغیر شرعی امور کے ارتکاب کے باوجود جو تاویل ان صاحب کو ولی ثابت کرنے کیلیئے رضا خانی صاحبان کریں وہی تاویل ملفوظات کے مندرجہ بالا حوالے کے حاشیہ پر بھی رقم فرمادیں۔

اسی طرح ان کی سوانح حیات میں ایک مجذوب کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے:

"(ایک مرتبہ خود) اعلیٰ حضرت نے فرمایا بریلوی میں ایک مجذوب بشیر الدین اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی ان کے پاس جاتا تھا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے تھے مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا......"۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ج۱ص:، تجلیات امام احمد رضا، ص:۴۷ برکاتی پبلی شرز کراچی)

کہئے یہاں تو ایک مجذوب عورتوں کا لباس پہن کر خود کو اللہ کی بیوی معاذ اللہ باور کرار ہے ہیں اور دوسرے مجذوب صاحب ہمیشہ ننگے رہتے اور خوب موٹی موٹی گالیاں لوگوں کو دیتے مگر اس کے باوجود احمد رضا خان صاحب نہ صرف ان کی تائید کرتے ہیں بلکہ ان سے دعائیں لینے جاتے ہیں۔پس جو جواب رضا خانی ان دو واقعات کا دیں وہی ہماری طرف سے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ماموں کے متعلق تصور کرلیں۔

ما کان جوابکم فھو جوابنا

رابعاً: معترضین "ملفوظات" کی عبارت نقل کرنے میں بدترین خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں۔معترضیں اگر ملفوظات ج ۹ ص ۲۱۲ کا حوالہ دیتے وقت اگر ملفوظات ج ۹ ص ۲۱۳ یعنی اس سے اگلے صفحے کی عبارت بھی نقل کردیتے تو ہمیں اس کا جواب دینے کی بھی ضرورت پیش نہ آتی۔اس ملفوظ کے اگلے صفحے پر ہی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول موجود ہے کہ ان کی انہی باتوں اور حرکتوں کی وجہ سے میں نے اپنے ان ماموں سے ترک تعلق کردیا تھا اور ان کیلئے دعا کی تھی کہ خدا آپ کو شریعت کی اتباع کی توفیق دے اور حضرت حاجی صاحب کے خواب کا ذکر بھی کیا کہ مجھے ان کے پاس بیٹھنے سے منع کیا۔ملاحظہ ہو:

"گو میرے ماموں تھے مگر پھر بھی میں نے اوروں کی مصلحت کی خاطر ان سے بالکل کنارہ کرلیا تھا۔ادھر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روحانی دستگیری فرمائی خواب میں فرمایا کہ اپنے ماموں کے پاس مت بیٹھا کرو خارش ہوجائے گی۔اہل تعبیر نے بتایا کہ خارش اور جذام کی تعبیر بدعت ہے چاہے غلبہ حال سے معذور ہوں لیکن حقیقت تو بدعت ہے

میں نے دیکھا کہ عوام پر ان سے میرے تعلق کا برا اثر پڑتا ہے جب یہاں تک نوبت پہنچ گئی اور ادھر دیکھا کہ جس غرض سے میں نے ان سے رجوع کیا تھا وہ غرض بھی حاصل نہ ہوئی یعنی رفع پریشانی بلکہ اور الٹی پریشانی بڑھ گئی تو ادب سے عذر کر دیا اور ادب سے تبلیغ بھی کر دی یعنی میں نے ان کو خط میں یہ بھی لکھ دیا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کا حال اور قال شریعت کے موافق ہو جائے''۔

(الاضافات الیومیہ، ج:۹۔ص:۲۱۳، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

پس جب خود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان مجذوب کے ان افعال کو غیر شرعی قرار دیکر ان سے لاتعلقی کا ظہار کر دیا بلکہ ان کیلئے دعا بھی کی ان کو تنبیہ بھی کی تو اس کے باوجود ان تمام افعال کو ان کے سر تھوپنا اور اس کو بنیاد بنا کر پوری جماعت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا کیا کھلا ہوا دجل وفریب نہیں؟

باقی جو بعض معترضین اس ملفوظات کی بنیاد پر دشنام طرازی کرتے ہوئے حضرت تھانویؒ سے اپنے دلی بغض کا اظہار کرنے کیلئے یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم تھانوی صاحب کے ماموں کو.............یا تھانوی کو ان کے ماموں کی نسبت سے...... ماموں کا بھانجا کہہ دیں تو دیوبندیوں کو برا نہیں منانا چاہئے تو اگر اس کے جواب میں ہم احمد رضا خان کے مندرجہ ذیل شعر کو بنیاد بنا کر احمد رضا خان کو'' آوارہ کتا'' کہنے لگ جائیں تو یقیناً آپ کو برا نہیں لگنا چاہئے:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

(حدائق بخشش، حصہ اول، ص۴۴، مدینہ پبلیشنگ کراچی)

باز آ اپنی خوئے بد سے یار
ورنہ ہم بھی سنائیں گے دو چار

بریلوی اپنے گھر کی خبر لیں

میاں شیر محمد شرقپوری کے بارے میں ان کے سوانح نگار نے لکھا:

''شرقپور شریف کا واقعہ ہے میاں صاحبؒ ایک صبح اپنے مکان میں بیٹھے تھے ان کا مکان رفتہ رفتہ ایک خانقاہ کی شکل اختیار کر گیا تھا اچانک ایک بڑھیا اندر چلی آئی اور بڑے درد سے بولی بابا! بابا تم بہت سے لوگوں سے سلوک کرتے ہو میری بھی ایک آرزو پوری کردو۔ میں نبی کریم ﷺ کا روضہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ میاں صاحب نے نرمی سے کہا مائی درود شریف پڑھا کرو اور پڑھتے وقت خیال کرلیا کرو کہ تم وہیں ہو۔ بڑھیا نے اسی وقت یہ تصور کر کے درود شریف پڑھا اور بے اختیار پکار اٹھی'' خدا کی قسم میں روضے کے سامنے ہوں۔ میں روضے کے سامنے ہوں''۔ میاں صاحبؒ کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ:

''لوگ کسی بھڑوے کا پردہ بھی نہیں رہنے دیتے''

بھڑوے کا لفظ انہوں نے اپنے لئے کہا تھا نقل میں تبدیلی ناروا ہے اس لئے یہاں بجنسہ یہ لفظ دہرایا ہے وہ اس طرح اپنا نفس مارتے تھے۔ یہ شیوہ میاں صاحبؒ ہی کا نہیں تھا ناموروں میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں''۔ (منبع انوار، ص: ۴۹، مطبوعہ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ)

اس کتاب کو مرتب کرنے والے بریلوی پیر طریقت جمیل احمد شرقپوری کے صاحبزادے جلیل احمد شرقپوری ہیں۔ بقول بریلویوں کے خود کو ''بھڑوا'' کہنا نفس کو مارنے کا ایک طریقہ ہے اور اس کی نامور لوگوں یعنی بزرگان دین میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں اب اگر ہم اس واقعہ پر شرم وحیاء کا جامہ اتار کر اسی طرح لب کشائی کریں جس طرح رضا خانی ملفوظات کی عبارت پر کرتے ہیں تو یقیناً انہیں برا نہیں لگنا چاہئے کہ

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو

الحمد للہ راقم کا یہ دعویٰ آج پھر سچ ثابت ہوا کہ میرے اکابر کی یہ کرامت ہے کہ رضا خانی معترض ان کی جس عبارت پر اعتراض کریں گے اسی مفہوم کی عبارت ان کے گھر سے بھی نکل آئے گی۔

روئیداد مناظرہ ٹیاری گستاخ کون؟
سندھ کی سرزمین پر رضاخانیوں کی تاریخی شکست
ومیدانِ مناظرہ سے ذلت آمیز فرار

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

قارئین ذی وقار! اہل بدعت کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ جب بھی ان کے سامنے توحید وسنت کی بات کی گئی تو انہوں نے جواب بہتانات والزام تراشیوں سے دیا۔ داعی سنت حضرت محدث علامہ شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے شرک و بدعت کے خلاف توحید وسنت کا علم بلند کیا تو اہل بدعت (اس زمانے کے بریلویوں) نے مجھے پر طرح طرح کے فتوے لگائے سب نے کہا کہ یہ اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہو چکا ہے پھر کسی نے خارجی کہا کسی نے معتزلی تو کسی نے رافضی کہا، کسی نے مجھ پر قدری ہونے کا فتوی جڑا تو کسی نے کہا کہ یہ اولیاء اللہ کا دشمن اوران کا منکر ہے، غرض وہ کون کونسے الزامات تھے جو ظالموں نے مجھ پر نہیں لگائے۔ (الاعتصام، ج ا،ص ۱۷،۱۸)

کیا امام احمد بن حنبلؒ کو اسلام ہی کا نام لینے والوں نے بیڑیوں میں نہیں جکڑا اور وہ اہل سنت ہی کے تو دعویدار تھے جنہوں نے امام نسائی رحمہ اللہ پر صحابی رسول ﷺ کی توہین کا الزام لگا کر ان پر اتنا تشدد کیا کہ وہ شہید ہو گئے۔ کیا امام شعرانیؒ کی طرف جعلی کتابیں وعقائد منسوب کرکے ان پر تکفیر کے فتوے لگانے والے یہی اسلام کے نام نہاد ٹھیکیدار نہ تھے؟ زیادہ دور مت جائیں ہندوستان میں جب دین الٰہی کے خلاف قرآن و سنت کا نعرہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے بلند کیا تو قبروں کی چادریں بیچ کر کھا جانے والے اور تصوف فروشی کرنے والے یہی نام نہاد اولیاء اللہ کو ماننے کے جھوٹے دعویدار ہی تو

تھے جنہوں نے اس عظیم ہستی کو گستاخ کہا اور ان کے خلاف حرمین شریفین سے مکر و فریب کر کے تکفیر کا فتوی حاصل کر لیا اور اس کا اتنا چرچا کیا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسا آدمی بھی اس مذموم پروپگینڈے کی زد میں آ گیا۔

مگر کیا دن کو رات کہا جانے لگا؟ کیا دین اسلام ان دین دشمنوں کے ہاتھوں بازیچہ اطفال بن گیا؟ کیا ان سرفروشوں کی عظمت مسلمانوں کے دل سے نکل گئی؟ نہیں خدا کی قسم ہرگز نہیں بلکہ حق کا بول بالا ہوا اور باطل کا منہ کالا ہوا۔

ماضی قریب میں انگریز دور میں بدعتیوں کے سرخیل اور انگریز کی آشیر باد سے بدعات کو ایک مسلک و مذہب کا رنگ دینے والے نواب احمد رضا خان بڑیچ قارونی نے بھی اپنے آباؤ اجداد کی اسی نفسیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس وقت کے اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف جھوٹے اور ایسے گندے عقیدے منسوب کئے جس کے تصور سے ہی ایک ادنی مسلمان کی بھی روح کانپ جائے گی اور انہیں بدنام کرنے کی سعی مذموم کی کیونکہ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ فرنگی کی بالادستی قبول کرنے کو تیار نہ تھے، وہ قرآن وحدیث کے احکامات کو پیٹ کے بدلے بیچنے کے روادار نہ تھے۔

الحمدللہ! اہلحق نے اہل باطل کی اس مذموم مہم جوئی والزام تراشی کا بروقت مسکت جواب دیا اور آج رضا خانیوں کی یہ مذموم سازش مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ پوری دنیا اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کو اسلام کا حقیقی خادم سمجھتی ہے۔ اور وہ حرمین شریفین جہاں نواب احمد رضا خان نے اس شیطانی سازش کے جال بنے تھے آج اس مقدس سرزمین سے اس کی نسل و آل اولاد کو ذلیل و رسوا کر کے دھتکارا جا رہا ہے۔ میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ اگر احمد رضا خان کے یہ الزامات مبنی بر حقیقت تھے تو کوئی ایک قبرستان ایسا بتاؤ جہاں سے کسی دیوبندی کی نعش محض اس لئے نکالی گئی کہ یہ اکابر دیوبند کو مانتا ہے، ہندوستان کی عدالتی تاریخ کا کوئی ایک واقعہ بتاؤ جس میں کسی رضا خانی عورت نے محض اس وجہ سے خلع کا دعوی دائر کیا ہو کہ میرا شوہر دیوبندی ہے تاریخ کا کوئی ایک مقدمہ بتاؤ جوان کتابوں کے خلاف توہین رسالت ﷺ کے الزام میں

داخل کیا گیا ہو، کوئی ایک ریلی کوئی ایک جلوس بتاؤ جس میں حکومت سے ان کتابوں پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا ہو۔ الحمدللہ! علماء دیوبند نے تو جنہیں گستاخ و ختم نبوت کا منکر سمجھا انہیں پھانسی پر لٹکوایا، انہیں نہ صرف پاکستان بلکہ رابطہ عالم اسلامی سے کافر قرار دلوایا، مگر اس دوران کسی طرف سے یہ آواز نہ آئی کہ تم کس منہ سے ختم نبوت کے چیمپئن بنتے ہو؟ تمہیں کس نے ناموس رسالت ﷺ کا دفاع کرنے کا حق دیا؟ تم تو خود معاذ اللہ اس جرم میں برابر کے شریک ہو۔ آج ملک خداداد پاکستان میں اگر حکومت وقت ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں ترمیم نہ کرنے کی تحریری ضمانت کسی کو دیتی ہے تو وہ انہی علماء دیوبند کو خوشہ چین حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی ہیں۔ یہ مختصر تاریخی حقائق اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ بریلی کے اُس مداری کے سجائے گئے تماشے کو عوام و خواص نے یکسر مسترد کر کے ان کے منہ پر ماردیا۔ مگر افسوس کے یہ بات آج بھی کچھ عقل و دین کے دشمنوں کو سمجھ نہیں آتی۔

میرا ان رضاخانیوں سے سوال ہے کہ اگر تمہیں دجالی قوتوں کے سامنے مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اسلام کو کمزور کرنے اور امت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کیلئے اپنی کارکردگی اپنے ان آقاؤں کو دکھانی ہی ہے تو اس کیلئے علماء دیوبند پر کیا کیچڑ اچھالنا ضروری ہے؟ چنانچہ اسی انتشار و افتراق کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ''ٹیاری سندھ'' کے رضاخانیوں نے ایک سرتاپا کذب اور مبنی بر فریب پمفلٹ عقائد علماء دیوبند کے نام سے علاقے میں تقسیم کیا اور علاقے کی پرامن فضا کو مکدر کرنے کی سعی مذموم کی۔ اس پمفلٹ میں علمائے اسلام کی طرف ایسے گھناؤنے عقائد منسوب کیے کہ شیطان بھی اپنے ان کرم فرماؤں کی دیدہ دلیری کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب گیا ہوگا۔

بہرحال ٹیاری شہر کے عوام اہل السنۃ والجماعۃ نے اس بے ہودگی کا بروقت نوٹس لیا اور رضاخانیوں کو اس شرارت سے منع کرنے کی مقدور بھر کوشش کی، ان کے باز نہ آنے پر وہاں کے سنجیدہ طبقہ نے کہا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے دونوں طرف کے علماء کو بلوالیا جائے تاکہ حق و سچ کا فیصلہ ہو جائے۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے 27 اپریل 2014 بروز اتوار

فریقین کی طرف سے ”مجلس مناظرہ“ کا اہتمام کیا گیا اور اس کیلئے فریقین کی باہمی رضامندی سے ابتدائی شرائط نامہ بھی مرتب کرلیا گیا جس پر جانبین کے نمائندوں نے اپنے دستخط ثبت کر لئے۔

رضاخانیوں نے اپنے مسلک کی نمائندگی کیلئے حیدرآباد کے رضاخانیوں کے نام نہاد نامور مناظر، نام نہاد پاسبان اہل سنت و جماعت کے رہنما اور اس کی طرف سے شائع کردہ ایک رسالے کے منتظم اعلیٰ مولوی محمد علی (نام نہاد) حنفی سے رابطہ کیا جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ نے ادارہ نورِ سنت سے رابطہ کیا۔ ادارے نے فوراً مسلک کی اس دعوت پر لبیک کہا اور 26 اپریل بروز ہفتہ حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی اور راقم الحروف ادارہ نورِ سنت و جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان کی طرف سے اپنے مسلک کی نمائندگی کرنے کیلئے قریباً 11 بجے ضروری سامان اور معتد بہ کتب کے ساتھ حیدرآباد کیلئے روانہ ہوئے، اور ظہر کی نماز تک بخیر و عافیت حیدرآباد پہنچ گئے جہاں ادارہ نورِ سنت کے مسئول محترم علی معاویہ بھائی اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے منتظر تھے۔ نماز و کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مقامی افراد نے ساری صورتحال ہمارے سامنے رکھی، ہم نے دونوں طرف کے پمفلٹ منگوائیے اور بغور ان کا مطالعہ کیا اور مناظرے کی تیاری میں جٹ گئے اس دوران احباب بھی ملاقات کیلئے آتے رہے۔

اگلے دن اہل السنۃ والجماعۃ کی مناظرہ ٹیم قریباً 9:30 بجے اللہ کے گھر سے دعا کرتے ہوئے روانہ ہوئی۔ اہلحق کا یہ قافلہ دو گاڑیوں پر مشتمل تھا۔ یہ قافلہ دس افراد پر مشتمل تھا جبکہ 6 بورے 1 بیگ 1 صندوق کتابوں کا، ساتھ تھا۔

یہ قافلہ مسلسل ذکر و تسبیح درود شریف و یاد خدا کرتے ہوئے وقت مقررہ سے چالیس منٹ قبل یعنی 10:20 بجے میدانِ مناظرہ سے متصل حاجی ہاشم خان والی مسجد میں پہنچ چکا تھا۔ جہاں ہمارے میزبان ہماری طرف سے مناظرے کے منتظم بھائی عبدالوہاب صاحب تھے۔ جنہوں نے آنے والے مہمانوں کی روایتی انداز میں مہمان نوازی کی۔ اسی دوران بھائی عبدالوہاب نے ہمیں بتایا کہ یہاں کے بریلوی کہہ رہے ہیں کہ محمد علی کہہ رہا

ہے کہ آج ہم دیوبندیوں کو بریلوی بنا کر جائیں گے۔ جس پر راقم نے کہا کہ: ع

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ہمارے اکابر نے ہمیں ''نرے دعوے اور ڈینگ بازی'' نہیں سکھائی ان شاء اللہ عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون کس کو کیا بنا کر جاتا ہے؟

سوف ترى اذاانكشف الغبار

افرس تحت رجلك ام حمار

بہرحال ساتھیوں سے اس دوران کچھ دیر صلاح و مشورہ ہوا۔ چونکہ ہمیں ماضی کا کافی تجربہ تھا اس لئے راقم نے مقامی حضرات کو سختی سے تنبیہ کی کہ رضاخانی مناظرہ خراب کرنے کیلئے شور شرابا ڈالیں گے اس لئے جب تک ہم نے نہ کہا ہو آپ میں سے کوئی اُف بھی نہیں کرے گا اگر اس بات کی گارنٹی دیتے ہو تو مناظرہ میں بٹھاؤں گا ورنہ کسی کو اجازت نہیں ہوگی اس پر سب نے بیک زبان کہا کہ جس طرح آپ کہیں گے اسی طرح ہم کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ الحمدللہ اس وعدے کی مقامی لوگوں نے خوب پاسداری کی اور میری ایک آواز پر بالکل خاموشی چھا جاتی۔ ہمارے ساتھیوں کی اس فرماں برداری اور راقم کے ایک حکم کی ساتھیوں کی طرف سے فوراً تعمیل کو دیکھتے ہوئے تو ایک مقام پر رضاخانی مناظر محمد علی رضاخانی بھی بول پڑا کہ ساجد صاحب جس طرح آپ اپنے ساتھیوں کو چپ کرواتے ہیں میرے ساتھیوں کو بھی چپ کروا دیں۔

بہرحال ہم مقام مناظرہ جو مسجد سے متصل ہی ایک مدرسہ تھا وہاں پہنچے اور کتابیں ترتیب سے رکھنا شروع کی، الحمدللہ کہ رضاخانیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی ہماری تیاری مکمل تھی اور آخری بار نوٹس اور کتب میں لگائے گئے حوالہ جات کو دیکھا جا رہا تھا۔

رضاخانی ہمیشہ کی طرح دیر سے پہنچے

رضاخانیوں نے اپنے آباؤ اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس بار بھی وقت پر پہنچنے کی قسم کو نہ توڑا اور اس مناظرے میں بھی آدھا گھنٹہ لیٹ یعنی 11:30 بجے پہنچے اور پہنچنے کے بعد

بیٹھنے کو تیار نہ تھے یوں قریباً ایک گھنٹے کا قیمتی وقت برباد کیا۔

رضاخانی ہمیں دیکھ کر ہی ہکابکا رہ گئے

غالباً رضاخانیوں نے یہ سوچ رکھا تھا کہ دیوبندی نہیں آئیں گے اور وہ وہاں تقریر کر کے اپنی فتح کا جشن منا کر آجائیں گے مگر ہمیں دیکھ کر تو وہ ہکابکا رہ گئے ہماری تیاری، کتب، معاونین ویڈیو ریکارڈنگ کا بندوبست یہ سب دیکھ کر تو وہ انگشت بدنداں رہ گئے، اللہ اکبر! اس وقت ان کی چہرے دیدنی تھے ہر ایک سراسیمگی کی حالت میں تھا گویا کسی شدید صدمے سے دوچار ہو گیا ہو، ان بیچاروں کو یہ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ کرنا کیا ہے۔ بہرحال اس منظر کو لفظوں میں بیان کرنا کم سے کم میرے لئے تو ممکن نہیں۔

رضاخانی مناظر محمد علی صاحب کو جھٹکا

اسی دوران رضاخانی مناظر محمد علی آف حیدرآباد نے ہمارے ساتھی اور اپنے دوست عمران بھائی سے پوچھا کہ یہ پگڑی والے اور ساتھ میں لال ٹوپی والے صاحب کون ہیں؟ عمران بھائی نے جواب دیا کہ پگڑی والے صاحب مولانا ساجد خان صاحب ہیں اور ان کے ساتھ لال ٹوپی والے مفتی نجیب اللہ صاحب ہیں، بس یہ سننا تھا کہ محمد علی کی حالت ایسی کہ گویا کاٹو تو خون نہیں، یا خدا! زمین پھٹتی کیوں نہیں کہ آج میں اس میں گھس جاؤں، یا خدا جاؤں تو کس سمت جاؤں کہ آج کی اس ذلت ورسوائی سے گلوخلاصی ہو جائے۔

فرار کا پہلا بہانہ

لہذا فرار کا پہلا بہانہ یہ بنایا گیا کہ کمرہ تنگ ہے ہم یہاں نہیں بیٹھ سکتے کوئی اور جگہ دیکھو باہر بیٹھ جاؤ، جس پر راقم نے کہا کہ اللہ کے بندوں تمہارے آنے سے پہلے ہم ساری جگہ دیکھ چکے ہیں کمرہ کشادہ ہے تم بیٹھو تو سہی اگر جگہ تنگ ہوئی تو ہم کہیں اور بیٹھ جائیں گے، مگر اہلحق کے سامنے بیٹھنا ہی تو محمد علی رضاخانی اور اس کے حواریوں کا وہ تلخ تجربہ بننے جارہا تھا جس سے محمد علی صاحب ہر حالت میں پہلوتہی کرنا چاہ رہے تھے۔ میری اس معقول تجویز کے باوجود شتر بے مہار کی طرح کوئی رضاخانی کمرے میں تھا کوئی کمرے

سے باہر تھا کسی کا منہ شمال کی طرف کسی کا منہ جنوب کی طرف، اس پر راقم نے کیمرہ مین کو کہا کہ یہ لوگ اندر نہیں بیٹھ رہے ہیں ان کی ویڈیو بناؤ اسی دوران کسی اللہ والے نے سندھی زبان میں کہا

بھاگو ویو

یعنی بریلوی بھاگ رہے ہیں اس مفت کی ابتدائی ذلت کے بعد محمد علی رضا خانی کو بادل نخواستہ بیٹھنا ہی پڑا اور اسی پل کے ہم انتظار میں تھے۔

ابتداء ہی میں شرائط کی خلاف ورزی

دونوں طرف کے نمائندوں کی طرف سے جو ابتدائی شرائط نامہ تیار کیا گیا تھا اس میں شرط نمبر

مگر رضا خانی 12 سے زائد افراد کو لائے تھے، جو اپنی شکلوں ہی سے غنڈے معلوم ہو رہے تھے بعد میں ان کی حرکتوں نے ہمارے اس خدشے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ ہمیں یہاں اس پر بھی حیرت ہوئی کہ جگہ کی تنگی کا بہانہ کرنے والے اب بارہ سے زائد افراد کو چوکڑیاں مار کر بٹھائے ہوئے تھے، اس پر ہم نے محمد علی کو کہا بھی کہ آپ کے افراد زیادہ ہیں ان کو باہر نکالو مگر وہ نہ مانے جس پر راقم نے مفتی صاحب سے کہا کہ پہلے ہی یہ لوگ کافی وقت برباد کر چکے ہیں اب مزید اسی طرح کرنا چاہتے ہیں آپ دفع کرو بس مناظرہ شروع کرواؤ۔

فرار کی دوسری چال

بہر حال رضا خانیوں کے بیٹھنے کے بعد ہمارے معاون علی معاویہ بھائی حفظہ اللہ نے آج کے مناظرے کا پس منظر بیان شروع کیا اور آج کی نشست کیلئے جو شرائط طے ہو چکی تھیں اس پر جن حضرات کے دستخط تھے دونوں طرف سے انہیں کھڑا ہونے کا کہا، محترم علی معاویہ بھائی نے ابھی یہ ابتدائی گفتگو شروع ہی کی تھی کہ رضا خانیوں نے شور شرابہ شروع کر دیا اور سبزی منڈی میں سبزیوں کی بولیاں لگانے والوں کی طرح ہر کوئی بھانت بھانت کی بولیاں بولنے لگ گیا، اور ماحول کو شور شرابہ ڈال کر خراب کرنے کی سعی مذموم شروع کر دی، ہمیں ان

حرکات کا پہلے ہی سے علم تھا اس لئے ساتھیوں کو کہا کہ آپ کی طرف سے کوئی نہیں بولے گا۔

ابتداء ہی جھوٹ سے

حضرت استاذی سیدی وسندی محترم مفتی نجیب اللہ عمر صاحب حفظہ اللہ نے محمد علی رضاخانی کو کہا کہ شور شرابا کرنے کا کیا فائدہ؟ آپ سب نہ بولیں ہماری طرف سے بھی ایک بندہ طے ہو جاتا ہے اور آپ کی طرف سے بھی ایک بندہ طے ہو جائے اور صرف وہی بات کرے، ابھی مفتی صاحب نے یہ بات کی ہی تھی کہ محمد علی رضاخانی نے کہا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں، اس دیدہ دہنی پر حضرت مفتی صاحب سخت متعجب ہوئے اور کہا کہ یار ابھی تو منہ کھولا ہی نہیں اور آپ نے جھٹ سے کہہ دیا کہ جھوٹ بول رہے ہیں خدا جانے آپ کے ہاں جھوٹ ہوتا ہے کیا ہے؟ محمد علی کی اس چبل پر پردہ ڈالنے کیلئے دشنام باز اور بازاری زبان والے ظفر رضوی نے کہا کہ آپ کو نہیں علی معاویہ کو بول رہے ہیں، یعنی ع

مدعی سست گواہ چست

حالانکہ علی معاویہ بھائی نے بھی کوئی ایسی بات نہیں کی تھی، مفتی صاحب نے کہا کہ یہ مجھے بول رہے ہیں، اس پر رضاخانیوں نے سنت آباء پر عمل کرتے ہوئے پھر شور ڈال دیا۔

ایک بار پھر شور شرابا شروع

اب رضاخانی اپنے ساتھ شور شرابا کرنے کیلئے ''رینٹ'' پر جو مولوی لائے تھے انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا انہی مولویوں میں سے ایک سفید ریش رضاخانی بھی تھے جن کا نام بعد میں ساتھیوں نے ''مولوی مقبول'' بتایا، ان کی بدتمیزیوں کو دیکھتے ہوئے بندے نے ان سے گذارش کی کہ بزرگو! کچھ اپنی سفید داڑھی کا خیال کرو، اس عمر میں ہم سے ''عزت'' کرواتے ہوئے آپ کو اچھا لگے یا نہ لگے مگر ہمیں برا لگے گا، بندے کی اس تنبیہ پر موصوف مجھ سے تو دوبارہ مخاطب نہ ہوئے البتہ میرے ساتھ تشریف فرما معاون اول مولانا عبداللطیف صاحب کے ساتھ ان کی نوک جھونک جاری رہی، جس پر مولوی عبداللطیف صاحب بھی ان کی خوب خبر لیتے رہے بندے نے مولوی عبداللطیف صاحب کو خاموش

کروایااور مفتی صاحب نے مولوی مقبول کی حرکتوں پر لطیف تعریف کرتے ہوئے کیمرہ مین کو کہا کہ بھائی ان کی تصویر اور ویڈیو بھی بنالو کیمرہ مین نے فوراان کی طرف زوم کیا جس پر مفتی صاحب نے کہا کہ اب خوش؟ آپ کی ویڈیو بھی بن گئی اب خاموش رہیں۔

مولوی مقبول رضاخانی کا فرار

مولوی مقبول نے مولوی عبد اللطیف کو''بھگوڑا'' کہا مگر خدا کی مار دیکھئے کہ دوسروں پر بھگوڑوں کی جھوٹی بھکیاں کسنے والے اس رضاخانی نے جب اپنے لوگوں کی ہمارے ہاتھوں ذلت و رسوائی دیکھی اور حضرت مفتی صاحب کی مضبوط علمی گرفت کو دیکھا تو ظہر کی نماز کیلئے کئے گئے وقفے کے دوران ہی موصوف ایسے منظر و میدان مناظرہ سے غائب ہوئے جیسے ان کے امام احمد رضاخان بریلوی کی شلوار تین سال کی عمر میں طوائفوں کے سامنے غائب رہتی، باوجود یہ کہ مولوی مقبول کے امام احمد رضاخان قارونی نے اپنے ماننے والوں کو''بھولی بھیڑیں'' کہا ہے مگر مولوی مقبول رضاخانی نے عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے نشست گیلی کردینے جیسی شرمناک حرکت (جو بعد میں ان کے ساتھیوں سے سرزد ہوئی) سے پہلے ہی فرار میں عافیت سمجھی۔

آمد برسر مطلب

اسی دوران مفتی صاحب نے ہمیشہ کی طرح معقول بات کرتے ہوئے کہا محمد علی صاحب دیکھیں اس طرح تو نہ آپ کی بات سمجھ آئے گی نہ ہماری کسی کو کوئی بات سمجھ آئے گی بہتر یہ ہے کہ ایک مقرر ہماری طرف سے طے ہو جائے ایک آپ کی طرف سے اور اصل صورتحال واضح کردے کہ آج ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ معلوم ہو جائے گا کہ کون سچا ہے کون جھوٹا ہے؟ اس پر دشنام باز ظفر رضوی نے کہا کہ ہاں یہ معقول بات ہے ایک ایک بندہ بات کرے۔

محمد علی کی کذب بیانیاں

محمد علی نے اس کے بعد تقریر شروع کی اور کہا کہ اصل میں عبدالوہاب مذہبی آدمی ہے معلوماتی

آدمی ہے فعال ہے اور عشرت یہ ایک ٹیکسی ڈرائیور ہے ان کی آپس میں بحث ومباحثہ ہوا اور عبدالوہاب نے ان کو مناظرے کا چیلنج کیا جس پر میں نے کہا کہ دیکھو یہ مناظرہ مناظرہ نہ کرو تمہیں کچھ سمجھنا ہو تو حیدرآباد آجاؤ اور میں نے کہا کہ مناظرہ کس سے ہوگا تا کہ ہم اُسی کے حساب سے کسی عالم کو بلائیں، اس نے کہا کہ ہمارے ٹنڈو ٹیاری کا ہوگا علی حیدر، اب علی حیدر کہاں ہے؟ اس سے ہمیں بات کرنی ہے، دوسرا اس نے کہا کہ حیدرآباد و ٹنڈو ٹیاری سے باہر کا کوئی نہیں آئے گا، یہ دیوبندیوں کے بڑے مولوی نجیب عمر دوسرے یہ ساجد صاحب انہیں کراچی سے بلایا گیا ہے۔

اقول: بھائی عبدالوہاب صاحب علماء دیوبند کی طرف سے مناظرے کے منتظم تھے جبکہ عشرت رضاخانی بریلویوں کی طرف سے منتظم تھا۔ محمد علی نے اپنی عادت بد کے مطابق پسِ منظر بیان کرنے میں حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی بات دراصل یہ تھی کہ ٹیاری کے رضاخانیوں کی طرف سے اپنی ایک ویب سائٹ پر علماء دیوبند کے عقائد نامی رکھا ہوا ایک سرتا پا کذب پمفلٹ پرنٹ آؤٹ کرا کر شائع کیا گیا جس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی ایک پمفلٹ رضاخانیوں کے گستاخانہ عقائد پر وہاں کے اہل السنۃ والجماعۃ نے شائع کروایا، مناظرے کے اسباب کی ابتداء رضاخانیوں کی طرف سے ہوئی جو بالآخر رضاخانیوں ہی کے فرار پر منتج ہوئی، نیز یہ کہنا کہ عشرت ٹیکسی ڈرائیور ہے تو آپ اسی ٹیکسی ڈرائیور کی دعوت پر مناظرے کیلئے کیوں آئے؟ اب کسی کو جاہل، ٹیکسی ڈرائیور کہہ دینے سے تو جان چھوٹنے والی نہیں۔ محمد علی نے یہ بھی جھوٹ بولا کہ آج کے دن مناظرہ علی حیدر سے طے ہوا تھا اگر اس میں کچھ غیرت ہے تو اس کا ثبوت دے علی حیدر کے متعلق عبدالوہاب بھائی نے فون ہی پر محمد علی کو بتا دیا تھا کہ وہ پڑھنے چلے گئے ہیں ان کی چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں ان کی جگہ کوئی اور ہوں گے، یہ تمام ریکارڈنگ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ آگے خود محمد علی کہے گا کہ میں دس دن سے مناظر کا نام پوچھ رہا تھا کہ آپ کی طرف سے مناظر کون ہوگا، اگر آج کے دن علی حیدر سے مناظرہ طے ہوا تھا تو دس دن سے نام کس کا پوچھا جا رہا تھا؟ سچ کہا ع

دروغ گورا حافظہ نہ باشد

پھر خود مفتی صاحب نے بھی رضاخانیوں کے منتظم عشرت سے پوچھا کہ یہ جو شرائط نامہ تحریر کیا گیا ہے اس پر آپ کے دستخط ہیں؟ اس نے جواب دیا جی میرے ہیں، اس کے بعد پوچھا کہ اس میں کسی مناظر کا لکھا ہے کہ دیوبندیوں کی طرف سے کون ہوگا؟ اس نے کہا کہ نہیں، اس پر مفتی صاحب نے کہا کہ دیکھو آپ کا اپنا منتظم کہہ رہا ہے کہ کوئی مناظر طے نہیں ہوا تو اب علی حیدر کی رٹ لگانے کی کیا تک بنتی ہے؟، آپ مناظرہ شروع کریں۔

مناظر اسلام مفتی نجیب اللہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ آپ بار بار ٹمیاری کے مولوی کہہ رہے ہیں، آپ نے مناظرہ علماء دیوبند سے کرنا ہے یا ٹمیاری والوں سے؟ اس پر محمد علی نے کہا کہ علماء دیوبند سے، تو جواب میں مفتی صاحب نے کہا کہ وہ آئے ہوئے ہیں مناظرہ شروع کریں، جس کا محمد علی نے کوئی جواب نہ دیا نیز مفتی صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں نے خود آپ کی ریکارڈنگ سنی ہے آپ نے کہا تھا کہ مناظر جو بھی ہوگا (میں مناظرہ کروں گا) جس پر شرم وحیاء اور خوف خدا کو بالائے طاق رکھ کر محمد علی نے کہا کہ نہیں میں نے ایسا نہیں کہا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ چلو وقت برباد نہ کرو اگر انہوں نے کہا تھا کہ ٹمیاری یا حیدر آباد والا آئے گا تو مناظرے کی ویڈیو آپ بھی بنا رہے ہیں ہم بھی جب آپ اپلوڈ کردیں گے تو ساتھ میں وہ ریکارڈنگ لگادینا عوام کو خود ہی علم ہوجائے گا کہ کون سچا ہے کون جھوٹا ہے، آپ مناظرہ شروع کریں، مگر مناظرہ ہی تو وہ زہر کا پیالہ تھا جس کے شرب سے بچنے کیلئے یہ سب پاپڑ بیلے جارہے تھے، مناظرے کا نام سن کر ہی رضاخانیوں نے ایک بار پھر پدری سنت پر عمل کرتے ہوئے شور شرابا شروع کردیا،

ظفر رضوی رضاخانی کا نبوت کا دعوی معاذ اللہ

رضاخانیوں نے جب ایک بار پھر میدان مناظرہ کو اپنی حرکتوں سے مچھلی بازار بنادیا تو مفتی صاحب نے کہا کہ آپ سب نہ بولیں آپ کی طرف سے محمد علی صاحب مناظر طے ہوچکے ہیں وہی بولیں اور اپنے مسلک کی ترجمانی کرنے کیلئے میں یہاں موجود

ہوں، اس پر ظفر رضوی صاحب بیچ میں بول پڑے کیونکہ انہیں علم ہو چکا تھا کچھ ہی دیر میں محمد علی صاحب ڈھیر ہونے والے ہیں، مفتی صاحب نے انہیں کہا کہ آپ نہ بولیں آپ مناظر متکلم تو نہیں طے ہوئے ہیں، اس پر ظفر رضوی نے کہا کہ آپ کو کس نے طے کیا؟ (جاہل ہمیں ہمارے مسلک کے لوگوں نے طے کیا تھا) ایک بدیہی بات کا انکار کرنے پر اور اس پر استفسار کرنے پر مفتی صاحب نے بھی استفسار کیا کہ:

آپ کو کس نے طے کیا ہے؟ آپ کو کیا اللہ نے طے کیا ہے؟

اس پر ظفر رضوی نے انتہائی بے باکی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ:

ہاں الحمد للہ، (مجھے اللہ نے طے کیا ہے)

اس دیدہ دہنی پر مفتی صاحب نے کہا کہ:

''کہاں طے کیا ہے؟ قرآن میں طے کیا ہے یا ڈائریکٹ وحی آئی ہے؟ عجیب آدمی ہے، یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے اللہ نے مناظر طے کیا ہے معاذ اللہ ابھی سے یہ حال ہے تم لوگوں نے اپنے فضائل پر قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو آگے کیا حال ہوگا۔

یہ وہی ظفر رضوی ہے جب ایک مناظرے میں اس نے علی معاویہ کو کچھ کہا کہ اس کا جواب اس طرح دو تو علی معاویہ بھائی نے کہا کہ میں آپ کا کیا امتی ہوں؟ جو آپ کی بات ماننا مجھ پر لازم ہو؟، تو جھٹ سے جاہلوں کے پیشوا محمد علی اور ظفر رضوی نے کہا کہ یہ کفر ہے ظفر رضوی کیا نبی ہے جو آپ امتی کا انکار کر رہے ہیں؟ حالانکہ علی معاویہ نے ایک معقول بات کہی کہ میں آپ کو اپنا نبی نہیں مانتا نہ آپ کا امتی ہوں، جو آپ جس طرح مجھے حکم دیں بلا چوں و چرا اس مجھ پر تسلیم واجب ہو، ان جاہلوں نے اس استفہام انکاری کو اپنی جہالت سے کفر بنا دیا اگر ان دونوں میں کچھ علم کی رتی ہے تو اس کو کفر ثابت کریں یہ میرا چیلنج ہے ان دونوں سورماؤں کو، مگر یہاں اس کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر یہ کہنا کہ کیا میں آپ کا امتی ہوں جو آپ کی بات ماننا مجھ پر لازم ہو؟ کفر ہے تو یہ کہنا کہ مجھے اللہ نے مناظر طے کیا ہے کیا کفر نہیں؟ کیا مرزا قادیانی کی طرح درپردہ ٹیچی ٹیچی کی شیطانی وحیوں کا دعوی

نہیں؟اگران دونوں سور ماؤں میں غیرت نام کی کوئی چیز ہے تو علی معاویہ بھائی پر لگائے گئے اپنے سابقہ فتوے کی روشنی میں ظفر رضوی کے اس قول پر سے کفر اس طرح سے اٹھائیں کہ ان کا سابقہ فتوی بھی برقرار رہے۔ دیدہ باید۔

ظفر رضوی کا جھوٹ پکڑا گیا

ظفر رضوی نے اصل موضوع سے جان چھڑانے کیلئے ایک غیر متعلقہ الزام لگادیا کہ مفتی صاحب! آپ مجھ سے مناظرے سے بھاگے ہوئے ہیں،اس الزام کی تفصیل آخر میں آرہی ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ حلف اٹھاؤ کہ میں مناظرے سے بھاگا ہوا ہوں ظفر رضوی نے کہا کہ لاؤ قرآن میں اس پر حلف اٹھاتا ہوں اس پر مفتی صاحب نے کہا کہ قرآن تو تمہارے مذہب میں کتوں کا نازل کردہ ہے معاذ اللہ اس پر تمہارا ایمان کہاں؟ اگر غیرت وحمیت ہے سچے ہو تو ''کلما طلاق'' کی قسم کھاؤ، یہ سننا تھا کہ ظفر رضوی کا رنگ فق پڑ گیا اور کلما طلاق کی قسم کیلئے تیار نہ ہوا مگر حیرت ہے کہ قرآن پر حلف کیلئے تیار تھا،اس کی ایک وجہ تو خود مفتی صاحب نے بتادی دوسری وجہ اس راقم کے ذہن میں یہ آئی کہ ظفر رضوی نے سوچا ہوگا کہ قرآن پر اگر جھوٹی قسم کھا بھی لی تو گناہ کبیرہ ہے اس پر توبہ کرلوں گا اور کفارہ ادا کردوں گا لیکن اگر کلما طلاق کے ساتھ جھوٹی قسم کھالی تو ساری زندگی کیلئے زنا کا اور اولاد کا حرامی ہونے کا بوجھ کون سر پر اٹھائے؟ اور کون اس حال میں رب تعالی سے ملاقات کرے گا؟ اس لئے یہ بدبخت جو اپنے متعلق وحی کا دعویدار ہے قرآن پر تو حلف کیلئے تیار ہوگیا کلما طلاق پر نہ ہوا۔ اسی سے ان بدبختوں کی خداخوفی کا اندازہ کرلیں۔

شور شرابا کرنے کے مقصد کیلئے ہی ساتھ لائے ہوئے رضا خانیوں نے پھر سبزی منڈی کا ماحول بنادیا مفتی صاحب نے کہا کہ میری طرف سے کوئی نہیں بولے گا ان کی طرف سے ہر کوئی اس لئے بول رہا ہے کہ جب ایک آدمی نے تیاری ہی نہیں کی ہو تو ظاہر ہے کہ وقت پورا کرنے کیلئے سب نے اپنا اپنا حصہ ملانا ہوتا ہے۔

اپنے ہی قول کا انکار

مفتی صاحب نے عبدالوہاب سے پوچھا کہ بھائی کل رات جو محمد علی کی کال آئی تھی اس میں انہوں نے کہا تھا ناں کہ مناظر کوئی بھی ہو؟ اس پر محمد علی نے فوراً کہا ''جی'' مفتی صاحب نے کہا کہ بس کوئی بھی ہو تو میں آیا ہوا ہوں مناظرہ شروع کرو۔

اس پر محمد علی صاحب ٹپٹا گئے کہ یہ کیا بک دیا، اور کہا کہ مفتی صاحب آپ نے جھوٹ بولا ہے میری کل عبدالوہاب سے کوئی بات نہیں ہوئی، مفتی صاحب نے کہا کہ جب بات ہوئی ہی نہیں تو میرے استفسار پر جی کیوں بولا؟ اس پر انتہائی بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے محمد علی نے کہا کہ میں نے ''جی'' نہیں بولا، مفتی صاحب نے کہا کہ اللہ کے بندے ریکارڈنگ موجود ہے لوگ اس میں دیکھ لیں گے تو کیا سوچیں گے؟ مگر محمد علی کی ایک ہی رٹ کے میں نے ''جی'' نہیں بولا، خدا کا کرنا کہ کچھ ہی دیر میں شور شرابا ڈالنے کیلئے خصوصی طور پر رضاخانی ٹیم میں شامل ''اصغر طاہری رضاخانی'' بول پڑا کہ ''جی بولا'' ہے، اس پر مفتی صاحب نے فوراً کہا کہ محمد علی صاحب آپ کا ساتھی کہہ رہا ہے کہ جی بولا ہے آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں بولا، اصغر طاہری کو بھی اس بے وقت کی چبل کا احساس ہو گیا اور سنتِ آباء پر عمل کرتے ہوئے خدا خوفی کو طاق میں رکھ کر کہا کہ ''جی'' بولا ہے مگر کسی اور بات پر جی بولا ہے، مفتی صاحب نے کہا کہ جب میں نے اس وقت کوئی اور بات کہی ہی نہیں تو کسی اور بات پر جی بولنے کا مطلب؟ اب تو اصغری صاحب مع محمد علی کی وہ حالت کہ کاٹو تو خون نہیں۔

مفتی صاحب نے ایک بار پھر کہا کہ وقت کیوں برباد کر رہے ہو؟ پہلے آدھا گھنٹہ لیٹ آئے ہو، اب اس پر وقت برباد کیا کہ جی بولا یا نہیں آپ کے اپنے ساتھی نے اقرار کر لیا کہ جی بولا ہے، لیکن میں بات ختم کرنے کیلئے کہتا ہوں کہ جی بولا ہے یا نہیں ویڈیو آپ بھی ریکارڈ کر رہے ہو ہم بھی، لوگ خود ہی سچا جھوٹا دیکھ لیں گے، اس لئے مناظرہ شروع کرو، لو جی مفتی صاحب! پھر وہی بات کر دی جس سے بھاگنے کیلئے ہی تو یہ سب ڈرامہ چل رہا ہے۔

محمد علی کی طرف سے مناظرہ کرنے کیلئے ایک نرالا اصول

محمد علی نے اپنی جان چھڑانے کیلئے ایک اور نرالا اصول پیش کیا کہ اگر ہمیں پتہ

ہوتا کہ مفتی نجیب عمر صاحب آرہے ہیں اور ساجد صاحب آرہے ہیں تو یہ مفتی صاحب نکالتے ہیں راہ سنت ونور سنت، اس میں انہوں نے اللہ ورسول ﷺ پر جھوٹ بولے ہیں اور اس کے علاوہ بھی کئی جھوٹ بولے ہیں ہم ان کے جھوٹ یہاں بیان کرتے اور جب آدمی جھوٹا ثابت ہوجائے تو اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں اس سے مناظرہ کرنا کیا؟

اقول: مفتی صاحب نے تلمیح کے طور پر کہا کہ راہ سنت نور سنت تو کل کی بات ہے چند سال ہوئے شائع ہو رہا ہے حیرت ہے چند سال پہلے کے (بزعم خویش) جھوٹوں پر بات کرنے کیلئے تیار ہو مگر احمد رضا خان نے سو سال پہلے جو حسام الحرمین میں جھوٹ بولا اس پر بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

یہاں راقم یہ بھی عرض کرے گا کہ یہ محض محمد علی کا میدان مناظرہ سے فرار اختیار کرنے کا شرمناک بہانہ تھا، ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اصول مناظرہ سے یہ اصول دکھاؤ کہ جو موضوع طے ہو اس پر بات کرنے سے پہلے مناظرین کا سچا جھوٹا ہونا ثابت کیا جاتا ہے اگر فریقین میں سے کوئی ایک جھوٹا ثابت ہوجائے تو اس سے اس موضوع پر مناظرہ کرنا ہی فضول ہے، اس سے پہلے حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحب، حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب، حضرت مولانا یوسف رحمانی صاحب وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بیسیوں مناظرے رضاخانیوں سے ہوئے کسی ایک مناظرے کی مثال پیش کرو جس میں طے شدہ موضوع پر بات کرنے سے پہلے مناظرین کے سچا و جھوٹا ہونے پر گفتگو کی گئی ہو، وہ رضاخانی جو ہم سے پوچھتے ہیں کہ احمد رضا خان کے کفر پر بات کرنے کیلئے پہلے اپنے اکابر سے ثبوت لاؤ کہ انہوں نے اس پر مناظرہ کیا ہوا ہو، کیا اب یہاں بھی اپنے اس اصول کی پاسداری کریں گے؟ یا یہ دانت صرف مناظرے سے بھاگنے کیلئے دکھائے جارہے تھے؟

اس کے بعد بھی جب محمد علی نے یہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ نہیں پہلے ہم راہ سنت نور سنت میں تمہارے جھوٹ کھولیں گے تو مفتی صاحب نے کہا کہ یہ آپ کا ایک اور مستقل جھوٹ ہے کہ ہم نے نور سنت یا راہ سنت میں اللہ ورسول ﷺ پر جھوٹ بولا ہے لیکن اگر

مناظرہ کرنا اسی بات پر ہی موقوف ہے تو ٹھیک ہے تم جاؤ راہ سنت،نورسنت لے آؤ اسی پر ''مناظرہ'' کرتے ہیں،مگر پھر وہی مناظرے والی بات آگئی اسی لفظ کے سننے سے بچنے کیلئے تو یہ جھوٹ دجل وفریب کے کرتب دکھائے جارہے تھے۔

نیز محمد علی صاحب سے ہمارا یہاں یہ بھی سوال ہے کہ کسی سے مناظرہ کرنے کیلئے اگر یہی شرط ہے کہ اس کا سچ وجھوٹ پہلے دکھایا جائے اور وہ تحریر کے ذریعہ ہی ممکن ہوگا تو جس شخص کی کوئی تحریر ہی نہ ہو اس سے مناظرہ کس اصول کے تحت کیا جائے گا مثلاً آنجناب اور ظفر رضوی ان کا آج تک کوئی مضمون کوئی کتابچہ کوئی تحریر ہماری نظر سے نہیں گزرا تو جواب دیں کہ آپ سے کس اصول کے تحت مناظرہ ہوگا؟

مفتی صاحب نے یہ بھی کہا کہ چلو بالفرض مان لیا کہ ہم نے جھوٹ بولے ہوتے تو زیادہ سے زیادہ ہم جھوٹے ثابت ہوں گے تو ہمارے جھوٹے ثابت ہونے سے ہمارے اکابر کس طرح غلط ثابت ہو گئے؟ولا تزروا وازرۃ وزری اخری بات تو پھر گھوم پھر کر وہی ''عبارات اکابر'' پر آجاتی ہے لہٰذا مناظرہ شروع کرو۔لو جی مفتی صاحب!پھر آپ نے مناظرے کا نام لے لیا اب دیکھنا یہ پھر میدان مناظرہ کو دنگل بنادیں گے۔اور لو جی شروع ہو گیا رضاخانیوں کا شور شرابا۔

باقاعدہ گفتگو شروع ہوئی

اس شور شرابے میں خود محمد علی نے کہا کہ مفتی صاحب تہذیب کے دائرے میں گفتگو کرتے ہیں حالانکہ خود رضاخانیوں کی تہذیب اب تک آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اور آگے بھی میں اس کے چند نمونے نقل کروں گا،مفتی صاحب نے فوراً کہا کہ تہذیب کے دائرے میں آجاؤ نا تو ٹھیک ہے میری طرف سے بھی کوئی بات نہیں کرے گا اور آپ کی طرف سے بھی کوئی نہیں بولے گا،آپ کی طرف سے متکلم آپ ہوں گے اور میری طرف سے میں،پانچ پانچ منٹ دونوں طرف سے طے کرتے ہیں اور گفتگو شروع کریں۔

اس پر محمد علی نے بغیر بسملہ حمد باری تعالی وصلوۃ وسلام کے گفتگو شروع کی اور وہی

مرغی کی ایک ٹانگ علی حیدر سے مناظرہ کریں گے،آپ سے کرنے کیلئے تیاری نہیں کی ، آپ کا سچ وجھوٹ ثابت کریں گے۔وغیرہ وغیرہ۔

حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعدان تمام کے ترکی بترکی جواب دےئے اور کہا کہ آپ بار بار نورسنت راہ سنت کی رٹ لگارہے ہیں موضوع اس وقت یہ نہیں ہے موضوع اس وقت وہ پمفلٹ ہے جوآپ کی طرف سے تقسیم کیا گیااور ہماری طرف سے اس پر بات کریں۔رہی نورسنت راہ سنت تو ہم یہی ہیں اس مناظرے کے بعداس کیلئے بھی وقت طے کرلیں گے،مگرخداراوقت برباد نہ کریں آپ پھراپنے پانچ منٹ میں انہی پرانی باتوں کا تذکرہ کریں گے میں پھران کا جواب دوں گا،اس لئے مناظرہ شروع کریں۔

محمدعلی رضاخانی نے دوسری تقریرہی میں اپنارد شروع کردیا

دوسری تقریر میں مفتی صاحب کے خطبہ مسنونہ کی نقل کرتے ہوئے انہوں نے صلوۃ وسلام پڑھا اور پوری تقریر ہی اپنے رد میں کردی محمد علی نے تسلیم کرلیا کہ واقعی دیوبندیوں کی طرف سے مجھے کہا گیا کہ تھا کہ علی حیدر کہیں چلے گئے ہیں ان کی جگہ کوئی اور ہوگا جس پر میں بار بار پوچھتا کہ جب کوئی اور ہوگا تو اس کا نام بتاؤ کون ہوگا؟ ،جس پر دیوبندیوں نے کہا کہ ہمارے مناظرے کا نام ابھی طے نہیں ہوا ہماری میٹنگ ہورہی ہے (جبکہ اس سے پہلے محمد علی نے آتے ہیں یہ کہا کہ آج کا مناظرہ علی حیدر سے طے ہوا تھاوہ کہال ہے لعنة الله على الكاذبين) پھروہی پرانی بات اور کہا کہ مفتی صاحب نے جھوٹ بولا ہے کہ میری کل رات ان سے بات ہوئی ہےاور خوداپنا جھوٹا ہوناتسلیم کرلیایہ کہہ کرکہ جب آپ کی بات نہیں ہوئی تو میرے استفسار پر''جی'' کیوں کہا؟ آگے مزید جھوٹ بولتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہمیں کوئی وجہ نہیں بتائی کہ علی حیدر مناظرے سے کیوں بھاگا (لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہمارے پاس ریکارڈنگ موجود ہے جس میں عبدالوہاب بھائی کہتا ہے کہ علی حیدر نہیں ہونگے کیونکہ ان کی چھٹیاں ختم ہوگئی ہیں وہ سرگودھا پڑھنے چلے گئے ہیں،ان کوتو موقع نہیں ملا ورنہ ان کی حرکتوں کودیکھ کر مجھے یقین ہوچلا ہے کہ اگر کسی موقع پر محمد علی صاحب کے والد کی

گواہی ان کے خلاف پیش کرنا پڑی تو یہ وہاں اپنے والد کا بھی انکار کردیں گے کہ یہ میرا والد نہیں، یہ ریکارڈنگ ہمارے پاس موجود ہے اگر محمد علی میں غیرت ہے تو ہمارے اس دعوے کو جھوٹا ثابت کرے، دلچسپ بات ہے کہ آگے خود کہتا ہے اسی تقریر میں ''کہ علی حیدر کے فرار کی کوئی معقول وجہ نہیں بتائی، اللہ اکبر! یعنی وجہ بتائی تھی مگر معقول نہیں اور ابھی کہا کہ کوئی وجہ نہیں بتائی، نیز جب معقول وجہ نہیں بتائی تو آپ نے اس غیر معقول وجہ کو قبول کیوں کیا ؟ قارئین اندازہ کرلیں کہ ہماری آمد کی وجہ سے ان پر کس قدر خوف ولرزہ طاری تھا، اس وقت یہ لوگ زمین میں دھنسنے کیلئے تیار تھے مگر مناظرے کیلئے تیار نہ تھے)۔

مفتی صاحب نے ان تمام پرانی باتوں کو بیان کرنے پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ان کا اس طویل گفتگو سے ایک ہی مقصد ہے کہ کسی طرح وقت پورا ہو اور شام ہو جائے اور گھر کو روانہ ہو جائیں، مزید مفتی صاحب نے کہا کہ ابھی تک تو آپ کہہ رہے تھے کہ فلاں مناظر ہوں گے اور اب کہہ رہے ہیں کہ میں بار بار پوچھتا رہا کہ مناظر کون ہوگا مناظر کون ہوگا دوسروں کو جھوٹا کہنے والے غور کریں کہ وہ خود کتنے جھوٹ بول رہے ہیں، آپ کی اپنی ہی باتوں میں ہر دو دو منٹ کے بعد تضاد ہوتا ہے۔ جہاں تک آپ نے یہ کہا کہ میں نے ان سے استفہاماً پوچھا اور میرے استفہام کو آپ نے جھوٹ بولا، تو یہ عجیب بات ہے جب آپ خود اس کو استفہام کہہ رہے ہیں تو مناظر صاحب آپ کو اتنا بھی علم نہیں کہ سچ و جھوٹ یہ ''خبر'' کی قبیل میں سے ہے، ''استفہام'' تو ''انشاء'' کی قبیل میں سے ہوتا ہے اس میں تو سچ و جھوٹ کا احتمال ہی نہیں تو مجھے سچا جھوٹا کہنے کا کیا مطلب؟ جملہ خبریہ میں جھوٹ ہوتا ہے جملہ انشائیہ میں نہیں عجیب بات ہے۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ نور سنت و راہ سنت پر اس لئے مناظرہ کر رہے ہیں کہ اس میں تمہاری عبارتیں ہیں اس سے سچا جھوٹا ہونا ثابت کریں گے، تو عبارتیں تو ہمارے لوگوں کی یہ بھی ہیں جو آپ نے اپنے زعم میں اپنے پمفلٹ میں نقل کی ہیں ان پر مناظرے کیلئے کیوں تیار نہیں ہو رہے ہیں؟ اگر آپ کی یہی رٹ ہے کہ راہ سنت نور سنت تو آپ راہ سنت نور سنت کیا ایک لاکھ کتابیں اٹھالیں عبارتیں پیش کریں اور مناظرہ

شروع کریں، یہ کہنا کہ تیاری کریں گے تو تیاری پہلے سے کرتے جب مناظرہ طے ہو جاتا ہے تو عین وقت پر آپ کو تیاری کا خیال آتا ہے؟ پہلے سے آپ کو اپنے عقائد کا اور دیگر متعلقات کا پتہ نہیں ہوتا؟ اس لئے خدارا وقت برباد نہ کریں یہ مقامی لوگ بھی مناظرہ دیکھنے آئے ہیں ان کو خواہ مخواہ میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے آپ موضوع پر گفتگو شروع کریں۔

تیسری تقریر

اس میں پھر محمد علی نے وہی پرانے چاول بیچے نیز اس بار تسلیم کیا کہ ہم عشرت علی اور عبدالوہاب کی دعوت پر مدعو ہیں، اس تقریر میں بھی انہوں نے تسلیم کیا کہ آج کے دن علی حیدر کا نام مناظرے کیلئے طے نہیں ہوا تھا بلکہ بقول محمد علی کے کوئی بھی ہو آجائے مگر ہو حیدر آباد یا ٹمیاری کا، مفتی صاحب نے جملہ خبریہ وانشائیہ کی بات کی تھی جس سے نحو میر پڑھنے والے ابتدائی درجے کا طالب علم بھی بے خبر نہ ہوگا مگر محمد علی جیسے علم کے کورے کو اس کی سمجھ نہ آئی اور کہا کہ دیکھو آپ نے وہی مولویوں والی باتیں شروع کر دیں جملہ خبریہ وانشائیہ کا معنی بنانا چاہا ملاں آں باشد کہ چپ نہ شود تو محمد علی صاحب علمی میدان میں مولویوں والی ہی علمی باتیں کی جائیں گے آپ جیسے لوگوں کی جاہلانہ باتیں سنانے کیلئے تو اس قسم کی نشستوں کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔اس تقریر میں بھی اپنی تہذیب کا مظاہرہ کرتے ہوئے محمد علی صاحب یہی گردان سناتے رہے کہ آپ زبان موڑ موڑ کر جھوٹ بول رہے ہیں، یہ جھوٹ جھوٹ کی گردان ان کی پوری تقریر کا خلاصہ ہے، نیز کہا کہ ہم بھاگنے والے ہوتے تو کتابیں لاتے۔

مفتی صاحب نے جوابی تقریر میں کہا کہ پہلے تو آپ نے کہا کہ اگر تم سے مناظرہ ہوتا تو ہم کتابیں لاتے اب آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم کتابیں لے کر آئے ہوئے ہیں جب کتابیں لاتے تو اب کتابیں لائی ہوئی ہیں کا کیا مطلب دوسروں کو بار بار جھوٹا کہنے والے اپنی ان اداؤں پر بھی تو غور کریں۔اللہ کے بندے یہاں شخصیات پر بات نہیں نہ مفتی نجیب اللہ کی ذات پر نہ محمد علی کی ذات پر بلکہ یہاں بات اکابر کی عبارتوں پر ہونی ہیں اس پر میں بھی کتابیں لایا ہوں آپ بھی، آپ بھی کرایہ لگا کر آئے ہیں ہم بھی تو گفتگو شروع کرو۔

اس مدلل گفتگو کو دیکھتے ہوئے رضاخانیوں نے پھر شور شرابا شروع کر دیا۔ ہماری طرف سے کوئی ساتھی نہیں بولا اور مفتی صاحب نے ان کو چپ کروایا، اس کے بعد مفتی صاحب نے کہا کہ محمد علی نے کہا کہ آپ کو اگر جھوٹا ثابت کر دیں تو مناظرہ کرنے کی ضرورت نہیں تو اس کا کیا مطلب کہ آپ سے (علماء دیوبند سے) مناظرہ کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں تو صاف صاف کہیں ادھر ادھر گھمانے کی کیا ضرورت، جھوٹا بھی خود ثابت کر دیا پھر کہہ بھی دیا کہ جب جھوٹے ثابت ہو گئے تو مناظرے کی بھی ضرورت نہیں میں کہتا ہوں محمد علی صاحب آپ سچے ہوں یا جھوٹے میں آپ کو فرار نہیں ہونے دوں گا آپ نے آج مناظرہ کرنا ہے، فیصلے بھی خود بناتے ہیں اور نتیجہ بھی خود نکالتے ہیں اس پر کہتے ہیں کہ سو بار مناظرہ کروں گا ماشاء اللہ محمد علی صاحب پہلے میں یہ حال ہے تو آگے کیا ہوگا پہلی بار آزما کر دیکھ لیں یہ نہیں کریں گے تو سو کیا خاک کریں گے۔

☜ جہاں تک یہ کہنا کہ عبد الوہاب کہہ دے کہ میں نے کہا تھا کہ کوئی بھی مناظرے کیلئے آئے تو میں کر لوں گا تو مفتی صاحب نے کہا کہ محمد علی صاحب اگر عبد الوہاب نے کہہ دیا کہ آپ نے کہا تھا کہ کوئی بھی مناظرے کیلئے آئے تو میں تو اگر عبد الوہاب بھائی نے یہ کہہ دیا تو کیا آپ مناظرہ کیلئے تیار ہو جائیں گے؟ ''ہاں'' یا ''ناں'' میں جواب دیں اس پر محمد علی تیار نہ ہوئے اور کہا کہ آپ کی خود ساختہ شرطوں سے بات نہیں بنے گی۔ تو یہ شرط تو جناب آپ نے خود رکھی تھی بہر حال ظاہر ہے کہ وہ اس بات کو کبھی قبول نہیں کرتے کہ اس صورت میں چار و نا چار مناظرہ کرنا پڑتا اور اب تک کے فرار کی تمام کوششیں ناکام رہ جاتیں۔

چوتھی تقریر

اس کے بعد محمد علی نے اپنی تقریر شروع کی جب رضاخانیوں کو اندازہ ہوا کہ محمد علی صاحب اپنی اس تقریر میں بھی وہی پرانی باتیں دہرائیں گے تو انہوں نے دوبارہ اپنی عادت بد کے مطابق اپنے ہی مناظر کے وقت کے دوران شور شرابا شروع کر دیا اس بار میرا بھی صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا خاص کر ظفر رضوی کافی دیر سے میری نظروں میں تھا اور بندہ مسلسل اس بے حیاء کی

بدتمیزیوں کو برداشت کرتا آرہا تھا لہذا اس بار راقم نے بھی ان سب کو آڑے ہاتھوں لیا۔

سگ بارہ گاہ رضویت

راقم نے جب گرجتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم یہ لوگ مناظرہ نہیں کریں گے محض وقت برباد کرنے کیلئے یہ حرکتیں کر رہے ہیں تو اس پر ظفر رضوی نے شرم وحیاء اور انسانیت کا جامہ اتارتے ہوئے احمد رضا خان بن کر یہ آواز نکالی

آؤ آؤ

یہ آواز ریکارڈنگ میں موجود ہے۔ جس پر راقم نے کہا کہ سگ کی طرح آواز کیوں نکال رہے ہو؟ احمد رضا یاد آ گیا؟ بہرحال مفتی صاحب نے ہمیں کہا کہ آپ لوگ خاموش رہیں ان کی خواہش ہی یہی ہے کہ شور شرابا جاری رہے اور کسی طرح وقت گزر جائے۔

یہاں رضاخانیوں نے ایک اور چال چلی ان کے نمائندے ''لعل بخش'' نے عشرت علی اور عبدالوہاب کو بلا کر باہر شور شرابا ڈال دیا اور لڑائی جھگڑے کا ماحول بنانے کی کوشش کی بندہ ان کی اس چال کو فوراً سمجھ گیا اور کہا کہ باہر شور ہو رہا ہے چپ کروائیں، رضاخانیوں کیلئے یہ شور کسی نعمت سے کم نہ تھا وہ کیوں چپ کرواتے اس لئے کہا کہ آپ خود کروائیں آپ کی جگہ ہے میں اٹھا بھائی عبدالوہاب کو بلایا اور جو جو ساتھی باہر تھے ان کو اندر بلوایا اور کہا کہ کوئی یہاں سے اٹھ کر اب باہر نہیں جائیے گا، جس پر ایک داڑھی منڈا سر پر رومال اس انداز سے باندھا ہوا تھا کہ اس کے دونو پلے لٹک رہے تھے عجیب دیہاتی انداز میں اندر آیا اور مفتی صاحب سے کچھ کہا (غالباً سندھی زبان میں) جسے بندہ سمجھ نہ پایا راقم نے فوراً اسے کہا کہ دفع ہو یہاں سے، تیری اوقات کیا ہے کہ مفتی صاحب سے مخاطب ہو رہا ہے اور انتظامیہ کو کہا کہ اسے باہر نکالو جس پر عبدالرحیم سکندری کے ایک رضاخانی چیلے نے کہا کہ کیوں اسے ڈانٹ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس کی بدتمیزیاں بھی تو دیکھو احمد رضا خان نے داڑھی منڈوانے والے کو لعنتی گستاخ رسول ﷺ کہا ہے، اور وہ اس حالت میں مفتی صاحب سے مخاطب ہو رہا ہے اس پر نہ جانے وہ رضاخانی کیوں ناراض ہو گیا جس پر

راقم نے کہا کہ میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی احمد رضا خان کا فتوی پیش کیا تجھے اگر زیادہ برا لگا تو ایک اور فتوی سن احمد رضا نے لکھا ہے کہ جو ساری دنیا کو مثل ہتھیلی نہ دیکھے وہ مرد ہی نہیں میں تجھے چیلنج کرتا ہوں کہ بتا تو ساری دنیا کو دیکھ رہا ہے؟اس لئے خاموش رہو۔اس پر تو اس رضاخانی کا رنگ ہی فق ہوگیا۔بہرحال اس شور شرابا کو ایک بار پھر ہماری طرف سے ختم کروایا گیا کیونکہ رضاخانیوں کا تو مقصد ہی یہی تھا کہ شور کسی طرح ختم نہ ہو اور یہ قیامت کی گھڑیاں جواب سروں پر آچکی ہیں کسی طرح گزر جائے۔

بعد کی تقریریں

بعد کی تقریروں میں بھی محمد علی نے وہی پرانی باتیں کہیں کہ علی حیدر کہاں ہے؟ آپ سے مناظرہ تب کریں گے جب نور سنت راہ سنت پڑھیں گے اس میں آپ کے جھوٹ نوٹ کر کے آپ کو جھوٹا ثابت کریں گے۔وغیرہ وغیرہ۔

مفتی صاحب نے کہا کہ پرانی باتوں کا جواب دے چکا ہوں خدارا مناظرہ شروع کرو آپ کتابیں بھی لے کر آئے ہو اتنا بوجھ بھی اٹھا کر لائے ہو اب یہ بوجھ اسی طرح بغیر کسی مقصد کے دوبارہ لے جاؤ گے تو کتنا برا لگے گا۔اس لئے گفتگو شروع کرو،جھوٹا سچا کی بات ہے تو مناظرہ شروع کرو سب کو معلوم ہو جائے کون سچا ہے کون جھوٹا،انشاء اللہ اگر میں آپ کو آپ کے شائع کردہ پمفلٹ کی پہلی ہی عبارت سے جھوٹا ثابت نہ کردوں تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔

شیر دیوبند کی للکار

مفتی صاحب نے مزید کہا کہ آپ تو کہہ رہے ہیں کہ مفتی نجیب عمر اور ساجد خان کو کراچی سے بلایا ہے ان سے مناظرے کیلئے ہم نے تیاری نہیں کی،میں کہتا ہوں کہ میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں آج بھی کل بھی،آپ صاحبزادہ ابوالخیر سمیت کسی کو بھی بلا کر لے آؤ میں مناظرے کیلئے تیار ہوں میں تجھ سے یہ نہیں کہوں گا کہ میں نے فلاں کیلئے تیاری کی تھی فلاں کیلئے نہیں،علماء دیوبند کی اس للکار پر اہل السنۃ والجماعۃ کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے اور اہل بدعت کے چہروں کی سیاہی مزید نکھر کر سامنے آگئی۔

بریلوی منتظم نے مناظرہ کروانے سے انکار کردیا

اسی دوران رضا خانی منتظم عشرت علی جس کے بارے میں محمد علی نے تسلیم کیا کہ میں اس کی دعوت پر آیا ہوں نے کہا کہ میں مناظرہ نہیں کروار ہا مجھے معاف کردو۔ راقم نے جیسے ہی اس کا اعلان کیا ہمارے ساتھیوں نے خوشی اور حق کی اس فتح پر بے ساختہ نعرہ تکبیر بلند کردیا، بندے نے فوراً اپنے ساتھیوں کو چپ کروایا مگر رضا خانی تو اسی موقع کی تلاش میں تھے انہوں نے مشرکانہ نعرے لگانے شروع کردئے اور حیرت کی بات یہ کہ وہ عشرت جس نے ابھی اعلان کیا کہ میں مناظرہ نہیں کروانا چاہتا وہ ان نعروں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا، بہرحال راقم نے جلدی ہی دونوں طرف کے لوگوں کو چپ کروایا۔

الفضل ماشھدت بہ الاعدآء

الحمد للہ وہاں کے مقامی ساتھیوں نے ہمارا بہت ساتھ دیا میں جیسے ہی ان کو کہتا کہ خاموش چپ کرو !!! سب بالکل خاموش ہو جاتے۔ اس دوران بھی بندے نے یہی کیا کہ خاموش ! تو سب بالکل خاموش ہو گئے۔ جبکہ دوسری طرف رضا خانی اپنے مناظرے کو گھاس تک ڈالنے کو تیار نہ تھے اسی دوران محمد علی صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ ساجد صاحب جس طرح آپ اپنے لوگوں کو خاموش کرواتے ہیں میرے ساتھیوں کو بھی خاموش کروادیں ،محمد علی کی اس بے بسی کو دیکھتے ہوئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں کہا ٹھیک میں خاموش کروانے کو تیار ہوں آپ اپنے ساتھیوں کو صرف اتنا کہہ دیں کہ ساجد جو کہے اس کی بات ماننا۔

یہ دھمکیاں کسی اور کو دینا

بہرحال گفتگو شروع ہوئی مگر رضا خانیوں نے پھر شور شرابا شروع کردیا اسی دوران ظفر رضوی نے مجھ پر الزام لگایا کہ ساجد نے کہا کہ ہم کھدڑے ہیں (حالانکہ میں نے احمد رضا خان کا فتوی پیش کیا تھا) اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا بہنوئی کھدڑا ہوگا ،اس پر راقم کھڑا ہوا کہ یہ کیا بکواس ہے؟ میں نے کب کسی کے بہنوئی کو کھدڑا کہا اگر یہی انداز بیان ہے تو ظفر رضوی میں کہتا ہوں تیرا باپ کھدڑا ہے کیا یہ مناسب انداز

بیان ہے؟ ظفر رضوی نے کہا باہر نکل راقم نے کہا کہ باہر نکل کر تو کیا کرے گا؟ یہ دھمکیاں کسی اور کو دینا ان دھمکیوں سے ڈرنے والے ہوتے تو اس میدان ہی میں نہ ہوتے، خدا کا کرنا کہ دوسروں کو باہر نکلنے کی دھمکیاں دینے والے یہ موصوف جب عصر کے وقت رضا خانی فرار ہونے لگے تو ان مفروروں کی قیادت آنجناب ہی کر رہے تھے راقم اس کے بعد بھی مغرب تک مقام مناظرہ پر رکا رہا اور اس کے بعد دو دن تک ظفر رضوی کے شہر حیدرآباد میں رکا رہا مگر معلوم نہیں کہ خان بہادر صاحب کہاں غائب تھے؟

کرتا اٹھا شاہ کی معنوی اولاد کی بزدلی

عصر کے وقت مفتی نجیب اللہ صاحب نے ان کو کہا کہ چلو ایک مناظرہ آپ کی مرضی کا آپ کے دعوے کے مطابق آپ کی جگہ پر کرتے ہیں، جبکہ دوسرا مناظرہ ہماری مرضی کا ہمارے دعوے کے مطابق کراچی میں آپ کو ہماری طے کردہ جگہ میں کرنا ہوگا اس پر محمد علی نے کہا کہ نہیں ہم کراچی کبھی نہیں آئیں گے وہ تو بارود کا شہر ہے مفتی صاحب نے کہا کہ ہم اسی کراچی میں رہتے ہیں کیا بارود صرف آپ کیلئے رکھا ہوگا کہ جیسے ہی آپ آئیں گے اڑا دیا جائے گا؟ مگر ان بزدلوں کو آنے کی جرات نہ ہوئی حالانکہ شروع مناظرہ میں جب مفتی صاحب نے ظفر رضوی کو کہا کہ آپ چپ کریں اس مناظرے کے بعد آپ ہی سے مناظرہ کرلیں گے اسی مقام پر اور آپ کا شوق پورا کر دیا جائے گا، تو ظفر رضوی نے کہا نہیں میں یہاں نہیں کراچی میں کروں گا اور اب کراچی کے نام سے ہی ان کو موت آرہی تھی۔ یہ ہے ان لوگوں کا اللہ پر توکل واقعی جس کے دل سے خوف خدا نکل کر پیر کھوتے شاہ پیر ٹلے شاہ کی عظمت بیٹھ گئی ہو تو اسے اسی طرح بزدل ہونا چاہئے۔

آمد برسر مطلب

بہر حال گفتگو چلتی رہی کہ اس دوران اعلان ہوا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو چلا ہے مفتی صاحب نے کہا ٹھیک ہے ظہر کی نماز کے بعد باقاعدہ مناظر شروع ہوگا محمد علی صاحب میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ ظہر کے بعد مناظرہ شروع کریں خدا جانے آپ پھر ہمارے ہتھے

کب چڑھیں گے یہ تو اتفاقاً آپ کا ہمارا آمنا سامنا ہو گیا آپ نے آج کے بعد تو انشاء اللہ ہمارا سامنا کرنے کی جرات نہیں کرنی آپ کو تو پریشان بھی نہیں ہونا چاہئے کہ آپ کے پمفلٹ میں ہمارے پمفلٹ کے مقابلے میں عبارات زیادہ ہیں، میں اگر بالفرض جھوٹا ثابت ہو بھی گیا تو کیا آپ کی عبارات پر سے کفر و گستاخی کا فتویٰ ہٹ جائے گا؟ یا آپ نے جو ہماری عبارات پر فتوے لگائیں ہیں ان پر وہ فتوے میرا جھوٹا ہونے کی صورت میں کس طرح ثابت ہو جائیں گے؟ اس لئے نماز کی تیاری کریں اور خدارا مناظرہ اس کے بعد شروع کریں۔

اذان کے وقت رضا خانیوں نے انگوٹھے نہیں چومے

رضا خانی اس قدر حواس باختہ تھے کہ ظہر و عصر کے اوقات میں دی گئی اذانوں کے دوران اپنے انگوٹھے چومنا بھی بھول گئے تھے، ہو سکتا ہے محمد علی کہے کہ ہم آپ کی اذان کو اذان ہی نہیں مانتے تو اس پر میرا سوال ہے کہ جب آپ ہماری اذان کو اذان ہی نہیں مانتے تو ہماری اذانوں کا جواب کیوں دیتے تھے بلکہ اگر اس دوران کوئی شور کر رہا ہوتا تو میں خود چپ کرواتا کہ شور نہ کرو اذان کا جواب دو اور آپ خود خاموش ہو کر جواب دیتے۔ انگوٹھے چومنے والی روایت پر راقم کا تحقیقی مضمون ''نور سنت شمارہ ۱۳'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

نماز کے وقفے کے دوران رضا خانیوں کی پلاننگ

مفتی صاحب نے رضا خانیوں کو کہا اگر آپ ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تو یہاں مدرسہ ہی میں باہر برآمدہ میں نماز پڑھ لیں تاکہ نماز کے بعد فوراً گفتگو شروع ہو جائے اس پر محمد علی نے کہا کہ ہم ابھی نماز نہیں پڑھنا چاہتے، تو مفتی صاحب نے کہا کہ ہمارے پیچھے نہ پڑھو باہر برآمدے میں پڑھو لو مگر محمد علی نے چونکہ اس وقفے میں مناظرے سے فرار کی کچھ مزید تدبیریں سوچنی تھیں اس لئے کہا کہ عصر تک وقت ہے ہم پڑھ لیں گے۔

بہر حال ہم الحمد للہ باجماعت نماز پڑھنے چلے گئے، نماز کے بعد کسی نے بتایا کہ یہ نمیاری کے رضا خانی مشرک اعظم ''حافظ بشارت'' کو فون کر رہے ہیں کہ یہاں مناظرے کیلئے آؤ (واللہ اعلم بالصواب) اس پر مفتی صاحب نے کہا تو کیا ہوا؟ ہم تو صاحبزادہ ابوالخیر

تک کی دعوت دے چکے ہیں جس کو چاہے بلالیں مگر یادرکھیں آئے گا کوئی بھی نہیں اور انشاء اللہ ہوا بھی یہی۔

ظہر کے وقفے کے بعد!

رضاخانیوں کا سابقہ شرائط وموضوع سے فرار

محمد علی نے طوعاوکرہا تقریر شروع کی اور کہا کہ اب میں فیصلہ کن بات کررہا ہوں آپ کے الیاس گھمن صاحب نے لکھا ہے کہ

''موضوع مناظرہ اور شرائط مناظرہ اپنے مناظرین علماء کے مشورہ کے بغیر ہرگز طے نہ کریں''۔

تو اب بتائیں کہاں کس جگہ فریقین کے مناظرین نے یہ شرائط طے کی ہوئی ہیں؟۔ دوسری میں فیصلہ کن بات کررہا ہوں اس پر آجائیں ہماری طرف سے یہ نئی شرائط ہیں اگر آپ نے گفتگو کرنی ہے تو ان شرائط پر گفتگو کرو۔

شرط نمبر۱: آج کے دن علی حیدر دیوبندی سے مناظرہ طے ہوا تھا وہ یہاں موجود نہیں اس لئے علی حیدر دیوبندی کے فرار پر اپنی شکست ومعذرت لکھ کردو۔

شرط نمبر۲: نئے مناظرے کیلئے جگہ تاریخ وقت طے کرتے ہیں اور اس مناظرے کیلئے دعوی بھی ہماری طرف سے ہوگا (ملخصا)

مزید کہا کہ یہ جو پمفلٹ تقسیم ہوئے ہیں یہ تو عوام آپس میں کرتے رہتے ہیں ضروری نہیں کہ انہوں نے بعینہ عبارتیں نقل کی ہوں لہذا آپ اس پمفلٹ میں موجود عبارت کو بعینہ کتاب سے ثابت کرنے کا مطالبہ ہم سے نہ کریں اس میں عبارتیں نہیں مفہوم نقل کیا گیا ہے۔ نیز جگہ ہماری ہوگی اس لئے کہ ہماری طرف سے منتظم عشرت علی اور آپ کی طرف سے منتظم عبدالوہاب دونوں آپ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح دست وگریبان ہورہے ہیں، آپس میں لڑرہے ہیں اس لئے انہوں نے یہ ماحول ہی نہیں چھوڑا کہ یہاں مناظرہ کیا جائے۔

اقول: فرار کیلئے رضاخانی جتنی شرمناک حرکتیں کرسکتے تھے ان سب کا انہوں نے اس مناظرے میں خوب خوب اظہار کیا۔ پہلی شرط ہی کو دیکھ لیں کتنے دجل وفریب پر مبنی ہے جب آج کے دن کیلئے علی حیدر دیوبندی نام کا کوئی شخص مناظرے کیلئے طے ہی نہیں ہوا تھا تو یہ کہنا کہ اس کی شکست لکھ کر دو اس کے نہ آنے پر معذرت کرو کتنی صریح کذب بیانی ہے، رضاخانیوں کو اندازہ تھا کہ اس جھوٹ پر اہل السنت والجماعت دیوبند کبھی دستخط نہیں کریں گے اور ہم بھی جواب میں کہہ دیں گے کہ مناظرہ نہیں کرنا یعنی

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی

اصول مناظرہ کی عبارت میں بولا گیا جھوٹ اور دجل وفریب

پمفلٹ میں علمائے دیوبند کی عبارتوں میں بولے گئے جھوٹ کی طرح پورے مناظرے میں رضاخانیوں نے جو واحد عبارت پیش کی اس میں بھی جھوٹ اور قطع وبرید کرتے ہوئے نہ شرمائے۔ جھوٹ تو یہ ہے کہ جو عبارت پیش کی وہ متکلم اسلام فاتح غیر مقلدیت حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب مدظلہ العالی کی نہیں بلکہ استاذ العلماء مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ العالی کی ہے۔ یاد رہے کہ ہمارے یہاں اس قسم کی چیزیں "تسامح" پر بھی محمول ہوتی ہیں مگر چونکہ محمد علی کے نزدیک اس طرح کی باتیں بھی جھوٹ میں شمار ہوتی ہیں اس لئے ہم نے انہی کے اصول کے تحت اسے جھوٹ سے تعبیر کیا ہے۔

اور عبارت میں دجل وفریب اس طرح کیا کہ پوری عبارت اس طرح ہے:

"7: موضوع مناظرہ اور شرائط مناظرہ اپنے مناظرین علماء کے مشورے کے بغیر ہرگز طے نہ کریں۔ بلکہ مناظرین علماء کے ساتھ رابطہ کریں اور وہ جیسے کہیں اس کے مطابق موضوع اور شرائط طے کریں اور اگر رابطہ نہ ہوسکے تو اپنی تحریر پر یوں لکھ دیں کہ موضوع مناظرہ کی تفصیل اور شرائط مناظرہ خود مناظرین طے کریں گے"۔

(اصول مناظرہ، ص: ۱۰، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا)

خط کشیدہ عبارت محمد علی کونڈوں کی کھیر سمجھ کر ہضم کر گئے اس میں صاف لکھا ہوا کہ

مناظرین سے رابطہ کرکے ان کے مشورے سے طے کریں اور جو ابتدائی شرائط طے ہوئی تھیں وہ سب کی سب عبدالوہاب بھائی نے فون پر محمد علی کو پڑھ کر سنادی تھیں جس پر محمد علی نے رضامندی کا اظہار کیا تھا یہ تمام ریکارڈنگ ہمارے پاس موجود ہے محمد علی میں غیرت ہے تو میرے اس دعوے کو غلط ثابت کرے۔ نیز جب آپ عشرت علی کی دعوت پر آیئے تو یقیناً آپ کا ان سے رابطہ بھی ہوا ہوگا بلکہ رابطہ کیا، عشرت علی ہر کام آپ کے مشورے سے کرتا تھا چنانچہ مناظرے کیلئے موجودہ مقام سے پہلے جو مقام طے ہوا تھا اس کے غیر مناسب ہونے پر عشرت علی ہی کے مشورے پر آپ نے اسے قبول نہ کیا نیز اسی کال جس میں آپ کو شرائط مناظرہ سنائی جاتی ہیں اس میں عبدالوہاب بھائی نے آپ کو کہا کہ عشرت علی کو کہو کہ مجھ سے آکر ملے وہ میرے بلانے پر میرے پاس نہیں آتا تو عشرت علی آپ کا اتنا با اعتماد ساتھی تھا کہ آپ کے کہنے پر وہ مقامی لوگوں سے ملتا تھا ورنہ ملاقات بھی نہیں کرتا تھا تو یہ کیسے تصور کرلیا جائے کہ ابتدائی شرائط کا آپ کو علم نہ تھا؟

پھر آگے مولانا منیر احمد منور صاحب نے واضح لکھا ہوا کہ اگر مناظرین سے رابطہ نہ ہوسکے تو اتنا لکھ دیں کہ موضوع شرائط وہ خود طے کرلیں گے تو مقام مناظرہ پر جب ہم بھی موجود تھے اور آپ بھی موجود تھے تو اس وقت آپ کو شرائط طے کرنے میں کیا موت آرہی تھی؟

جہاں تک موصوف نے یہ کہا کہ ہماری جگہ پر آؤ کیونکہ یہاں لڑائی ہورہی ہے تو لڑائی بقول آپ کے کسی ایک فریق کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ آپ نے خود تسلیم کیا کہ عشرت علی جو آپ کی طرف سے منتظم ہے وہ بھی لڑ رہا ہے تو یہی سوال ہماری طرف سے بھی ہے کہ جب آپ کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہماری جگہ پر بھی وہ لڑائی جھگڑے سے بقول آپ کے نہیں شرمارہے ہیں تو اپنی جگہ پر کیا کیا گل کھلائیں گے، یہ عجیب اصول ہے لڑائی دونوں سے طرف ہورہی ہے مگر جگہ آپ کی طے ہو اس کی کیا گارنٹی ہے کہ آپ کے منتظم جو یہاں فساد مچارہے ہیں وہ آپ کی جگہ میں نہیں مچائیں گے۔ یہ بھی محمد علی کا جھوٹ ہے کہ

ہماری طرف سے کوئی لڑائی جھگڑا ہوا ہے، رضا خانیوں کی طرف سے جس قسم کی بے ہودگیوں کا مظاہرہ کیا گیا جو فحش کلامی کی گئی میں تو اپنے لوگوں کے صبر پر حیران ہوں خدا کی قسم اگر منتظم میں ہوتا اس مناظرے کا تو کم سے کم ظفر رضوی اپنی ان دو ٹانگوں پر سلامت واپس نہیں جاتا۔ اس لئے یہ بھی محمد علی کا جھوٹ ہے کہ انتظامیہ نے ان کے ساتھ بدتمیزی یا ہاتھا پائی کی ہے پورے مناظرے کی ویڈیو آپ قارئین خود دیکھ سکتے ہیں۔

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب کی جوابی تقریر

محمد علی نے کہا کہ مولوی علی حیدر بھاگ گیا، حالانکہ بھاگنے والی بات تب درست ہوتی جب وہ جب آپ آتے اور وہ طے ہونے کے باوجود یہاں نہیں آتا جب وہ مناظرہ طے ہی نہیں ہوا آج کے دن کیلئے، تو بھاگنے کا کیا مطلب؟ جب فون پر آپ کو بتا دیا گیا کہ تھا کہ وہ نہیں آئیں گے ان کی جگہ کوئی اور آئے گا اور آپ نے قبول کر لیا کہ کوئی بھی آئے میں مناظرہ کروں گا تو آج یہ کہنا کہ فلاں بھاگ گیا کہ کیا معنیٰ؟

پھر میں مولوی علی حیدر کی طرف سے شکست لکھ کر دوں، کیوں لکھ کر دوں؟ مجھے کیا معلوم کہ آپ اور مولوی علی حیدر کے درمیان کیا گفتگو ہوئی تھی؟ جو ہوئی وہ میں نے بتا دی آپ نے شکست لکھوانی ہے تو مولوی علی حیدر کو فون کر کے ان سے شکست لکھوالیں۔

پھر یہ نئی شرائط بھی عجیب ہیں، جگہ بھی ان کی یعنی ہم پھر کراچی سے آئیں اور موضوع بھی یہ طے کریں گے، واہ جی واہ، میں بات مختصر کرتا ہوں میرا سوال یہ ہے کہ کیا موضوع بدلا ہے؟ جب موضوع بدلا نہیں تو جو تیاری آپ علی حیدر سے گفتگو کرنے کیلئے کر کے آئے تھے آخر اسی تیاری کا اظہار میرے سامنے کرتے ہوئے کیا عار ہے؟

شرائط، جگہ تعین موضوع یہ طے ہو چکا ہے اور اس پر دونوں طرف کے فریقین کے دستخط ثبت ہیں۔ یہاں ایک بار پھر مفتی صاحب نے عشرت بریلوی سے پوچھا کہ کیا آپ کے دستخط اس پر ہیں اس نے کہا جی ہیں، پس جب دستخط ہیں تو مناظرہ شروع کرو، لیکن اگر آپ نے بہر حال ان شرائط یا اس موضوع پر بات نہیں کرنی اور اپنی من مانی شرائط د

من مانے موضوع پر ہی بات کرنی ہے تو ٹھیک ہے میں اس کیلئے بھی تیار ہوں آپ محمد علی صاحب لکھ کر دے دیں کہ جو شرائط جو موضوع آج کے دن کے مناظرے کیلئے طے ہوا تھا میں اس پر مفتی نجیب اللہ عمر سے بات نہیں کر سکتا، آپ یہ لکھ کر دے دیں تو میں نئی شرائط و نئے موضوع پر گفتگو کیلئے تیار ہوں جو چیز طے ہوئی ہی نہیں اس پر تو آپ ہم سے معذرت نامے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو جو چیز طے ہو چکی ہے اس پر ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس پر مناظرہ نہ کرنے کی وجہ سے معافی مانگو۔

پھر کہتے ہیں کہ ہم اس پمفلٹ پر مناظرہ نہیں کریں گے بھائی کیوں نہیں کرو گے؟ آپ کو فون پر عبدالوہاب نے کہا تھا کہ مناظرہ انہی دو پمفلٹوں پر ہوگا تو اب اس پمفلٹ پر مناظرہ کیوں نہیں کرنا چاہتے؟ اور اس میں موجود عبارتوں کو اصل کتاب سے کیوں پیش کرنے کیلئے تیار نہیں؟ محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ یہ عبارتیں نہیں اس پمفلٹ میں مفہوم پیش کیا گیا ہے، حالانکہ اس پمفلٹ کے آخر میں صاف لکھا ہوا ہے:

یہ تمام عبارتیں جن کتابوں سے نقل کی گئی ہیں ان کتابوں اور ان کے لکھنے والوں کے نام یہ ہیں"۔

یہاں مفہوم نہیں محمد علی صاحب یہاں تو عبارتیں نقل کرنے کا کہا جا رہا ہے، اب محمد علی صاحب نے آپ نے خود فون پر اقرار کیا کہ انہی پمفلٹوں پر مناظرہ کیا جائے گا جو جانبین کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں، اب یہ پمفلٹ بھی یہاں موجود ہیں، کتابیں بھی موجود ہیں مگر مولوی نجیب سے مناظرہ نہیں کریں گے، بھائی کیوں نہیں کریں گے؟ کیا مولوی نجیب اپنے ساتھ کوئی ''جیکٹ'' باندھ کر آیا ہے جو مناظرے کے آخر میں دھماکہ کر دے گا جو اس سے مناظرہ نہیں کریں گے؟ خدا کے بندے میں بھی وہی باتیں کروں گا جو علمائے دیوبند اہلسنت اپنے دفاع میں کرتے ہیں کوئی نئی بات تو نہیں کروں گا، پھر وقت کیوں ضائع کر رہے ہیں؟ مناظرہ شروع کریں، ہم کراچی سے بار بار آئیں گے، پھر جگہ بھی ان کی ہوگی، موضوع بھی ان کی پسند کا ہوگا اسے شرائط کہتے ہیں؟ یہ کوئی طریقہ ہے شرائط طے کرنے کا؟۔

پھر یہ کہنا کہ ہمارے لوگ بد تہذیبی کر رہے ہیں آپ ہمیں جھوٹا بولیں، چرب زبان بولیں یہ کیا تہذیب ہے؟ میرے کسی ساتھی نے اگر آپ کو ہاتھ بھی لگایا ہو تو اس کی طرف اشارہ کریں میں خود اس کو باہر نکالوں گا اس لئے مناظرہ شروع کریں ان فضول باتوں سے آپ کی جان چھوٹنے والی نہیں ہے۔ جہاں تک گھمن صاحب کا حوالہ پیش کیا تو اس میں یہ لکھا ہوا کہ ''مناظرین آپس میں طے کریں'' اور آپ کو فون کال میں یہ شرائط سنائی جا چکی ہیں کیا آپ مناظر نہیں؟ اور ان شرائط کو آپ نے قبول کرلیا، پس آپ کی طرف سے شرائط طے ہیں اور مزید طے کرنے کیلئے فریق مخالف کا مناظر آپ کے سامنے کھڑا ہے بات کرو شرائط پر اور شروع کرو مناظرہ۔

ہماری طرف سے عبارات کا پیش ہونا تھا کہ رضا خانیوں کے ہاں کہرام مچ گیا

اب تو محمد علی کی وہ حالت کے پوچھو مت، میں تو حیران تھا کہ اس حالت میں وہ کھڑے ہو کر گفتگو کس طرح کر رہے ہیں، موصوف اپنی آخری باقاعدہ تقریر کیلئے کھڑے ہوئے اور اس طرح گویا ہوئے جیسے موت کا فرشتہ سامنے کھڑا ہو اور ابھی آنجناب کی روح قفس عنصری سے پرواز کرنے والی ہے شکست خوردہ کی طرح تھکے ہوئے اعصاب کے ساتھ محمد علی نے آخری بار اپنا وہی پرانا چورن بیچا جس کا جواب بارہا مدلل طور پر دیا جا چکا تھا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ آپ کی تمام باتوں کا جواب دیا جا چکا ہے اور اب میرے خیال میں مناظرہ شروع کر دینا چاہئے تو میں اپنے پمفلٹ میں موجود عبارت پڑھتا ہوں۔

آل قارون احمد رضا المختار کی حیاء سوز و لرزہ خیز عبارت

وہابی ایسے کو خدا کہتے ہیں...... جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا حتی کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے، (وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے) کھانا، پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ کرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت کرنا جیسی خباثت

بے حیائی کا ارتکاب کرنا حتی کے مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں۔ (فتاوی رضویہ۔ ج15۔ ص545)

بالکل جھوٹ لکھا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہابیوں نے کہاں یہ سب کچھ خدا کے بارے میں لکھا ہوا ہے؟ معاذ اللہ۔ اب پتہ ہے یہ بریلوی اس کا جواب کیا دیں گے؟ یہ کہیں گے کہ جی وہابی کہتے ہیں کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے تو یہ سب کچھ بھی کر سکتا ہے، تو میں اس پر کہتا ہوں کہ تم بھی تو کہتے ہو کہ نبی کریم ﷺ سب کچھ کر سکتے ہیں،، نبی مختار کل ہیں۔ تو کیا ادھر بھی یہی کفریات بکو گے۔؟

محمد علی چاروں شانے چت

حیرت انگیز طور پر ان دونوں اعتراضات کا محمد علی نے اپنی تقریر میں کوئی جواب نہیں دیا اور ہارے ہوئے جواری کی طرح اپنی مریل آواز میں اپنے جسم کے بوجھ کو بمشکل اپنی ٹانگوں کے ذریعہ سہارا دیتے ہوئے انہی پرانے اعتراضات کو دہرایا، رضا خانی محمد علی کی یہ حالت دیکھ کر سمجھ گئے کہ اب محمد علی میں گفتگو کرنے کی مزید سکت نہیں جو عبارت پیش کی گئی اس کے دفاع میں ہم جو بول سکتے تھے اس کا جواب تو دیو بندیوں نے پہلے ہی دے دیا اس لئے ریٹ پر شور شرابا ڈالنے کیلئے لائے گئے مولوی اصغر طاہری نے کھڑے ہو کر مجالس علماء کے آداب واخلاق کے تمام اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے مناظر سے مائیک زبردستی چھین لیا اور شور ڈال دیا۔

رضا خانیوں کا اعتراض کے عبارت کیوں پیش کی؟

طاہر اصغری کا ایک ہی واویلا تھا کہ عبارت کیوں پڑھ رہے ہو؟ مفتی صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ عبارت پڑھنا کیا کوئی گناہ ہے؟ جب پڑھنی نہیں تو لکھی کیوں؟ عبارت پڑھنے پر اعتراض ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ گڑبڑ ہے، یہ کیا بات ہوئی عبارت کیوں پڑھ رہے ہو؟ آپ ہماری عبارتیں پڑھیں ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ ہمیں تو خوشی ہوگی۔

رضا خانیوں کا مقام مناظرہ سے شرمناک فرار

محمد علی چاروں شانے چت ہو چکا تھا اس کی ساری ٹیم کھڑے ہو کر شور کر رہی تھی اور وہ بیچارہ ان کے پیچھے منہ چھپائے بیٹھا ہوا تھا میں نے فوراً احباب و کیمرہ مین کو متوجہ کیا کہ محمد علی بیٹھ گیا اس پر محمد علی کی اس عبرتناک حالت کو کیمرے کی آنکھ نے ہمیشہ کیلئے محفوظ کرلیا اس وقت محمد علی کی وہ حالت تھی گویا پکار پکار کر کہہ رہا ہو ع

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت ہے

ہم نے کافی کوشش کی کہ رضا خانی چپ ہو جائیں اور عبارات پر گفتگو شروع ہو مگر وہ کتابیں پیک کر کے فرار کی تیاری کر چکے تھے۔ راقم اور فرحان رضا خانی دونوں نے بیچ میں آکر دونوں اطراف کے لوگوں کو بٹھایا اور جو بات ہمارے درمیان طے ہوئی تھی اس سے آگاہ کیا۔ اس سے پہلے فرحان اپنی ٹیم سے اقرار کروا چکا تھا کہ جو میں بولوں گا اسے مانا جائے گا ٹیم نے کہا تھا بالکل، مگر جب اس نے کہا کہ عبارات پر بات شروع کرو تو محمد علی نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ آج کے دن ہم نے ان کے سامنے ایک لفظ نہیں بولنا۔

بہر حال عصر کی اذان کے وقت یہ شکست خوردہ رضا خانی قافلہ اس حال میں ذلت و رسوائی کا بوجھ اپنے کندھوں پر ڈال کر روانہ ہوا کہ ان کی نشست گیلی تھی جس کا مشاہدہ وہاں کہیں لوگوں نے کیا اور میں نے کیمرہ مین کو بھی کہا کہ اس کو ریکارڈ کرو۔

ثالث کی گواہی

محمد علی نے خود یہ تجویز پیش کی کہ مناظرہ کے بیچ میں کوئی ایسا بندہ بٹھا دیا جائے جو دونوں طرف کے شور شرابے کو کنٹرول کرے اور کوئی اگر شور کرے تو اسے باہر نکال دے، حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس کام کیلئے عمران بھائی موزوں ہیں کیونکہ محمد علی صاحب وہ آپ کے بھی دوست ہیں ظفر رضوی نے بھی اس تجویز کی تائید کی اور دونوں فریقین کی رضامندی سے عمران بھائی کو ثالث مقرر کر دیا گیا کہ کسی بھی قسم کا لحاظ کئے بغیر جو بولے اسے باہر نکال دیا جائے۔

حضرت مفتی صاحب نے جب رضا خانیوں کی گستاخانہ عبارات پیش کرنا شروع

کیں تو بجائے محمد علی کے اصغر طاہری اینڈ پارٹی نے شور شرابا شروع کردیا مفتی صاحب نے عمران بھائی کو کہا کہ ان کو چپ کروائیں عمران بھائی کھڑے ہوئے اور کہا کہ شور آپ لوگوں کی طرف سے ہوا اس لئے خاموش ہو جائیں۔ جس پر وہ خاموش نہ ہوئے تو عمران بھائی نے اعلان کردیا کہ دیوبندی جیت گئے اور رضا خانی فرار کیلئے شور شرابا کر رہے ہیں۔ ان کا یہ اعلان راقم نے ویڈیو میں ریکارڈ کروایا جس پر نعرہ تکبیر بلند ہوا۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے رضا خانیوں کا نمائندہ عشرت علی رضا خانی بھی اپنے مولویوں کی ذلت ورسوائی دیکھ کر کہہ چکا تھا کہ میں نے مناظرہ نہیں کروانا۔

مناظرے سے فرار کے تینے بہانے اور ان کا مختصر جواب

بھانہ نمبر ۱: علی حیدر دیوبندی کہاں ہے ہم نے اس سے مناظرہ کرنا ہے آپ سے نہیں۔

جواب: آج کے دن علی حیدر نامی کسی آدمی سے مناظرہ طے نہیں ہوا تھا ابتدائی طور پر اس کا نام آپ کو دیا گیا تھا مگر سرگودھا چلے جانے کے بعد اس کا نام واپس لے لیا گیا آپ کو فون پر اس کی اطلاع دے دی گئی تھی اور بتادیا گیا تھا کہ اس کی جگہ کوئی اور آئے گا۔

اگر آج کے دن علی حیدر ہی کا نام طے ہوا تھا تو آپ کے اس قول کا کیا مطلب کے میں دس دن سے مناظر کا نام پوچھ رہا تھا عبدالوہاب نے کہا کہ ابھی طے نہیں ہوا ہماری میٹنگ چل رہی ہے؟۔

بھانہ نمبر ۲: آپ نے راہ سنت، نور سنت میں اللہ ورسول ﷺ پر جھوٹ بولے ہیں اس لئے آپ سے مناظرہ نہیں ہوسکتا۔

جواب: اصول مناظرہ کی کسی کتاب یا سابقہ کسی بھی مناظرے کی مثال پیش کرو جہاں مناظرہ کرنے کیلئے یہ لایعنی شرط رکھی گئی ہو، نیز جھوٹا تو بار بار آپ حضرت مفتی صاحب کو اس مناظرے میں بھی کہہ رہے تھے تو ایک نیا مناظرہ کسی اور تاریخ کسی اور دن طے کرنے کی آپ نے کیوں دعوت دی؟ جب جھوٹے سے مناظرہ ہی نہیں ہوسکتا تو اس کو آپ خود ایک اور موضوع پر مناظرے کی دعوت کیوں دے رہے ہیں؟

بھانہ نمبر ۳: مناظرے کیلئے پہلے سے شرائط ومناظرین کا نام طے کیا جاتا ہے۔

جواب: اس شرط سے من وجہ ہمیں اتفاق ہے مگر یہ کوئی ایسی شرط نہیں کہ جس کے مفقود ہونے پر مناظرہ ہی نہ ہو، اگر مناظرے کیلئے یہ پہلی شرط ہے تو مناظرے کی شرائط کلیہ تو آپ نے بھی طے نہیں کی تھیں جو طے ہوئی تھیں وہ ابتدائی نشست کیلئے تھیں پھر علی حیدر سے مناظرہ کرنے کیسے آگئے؟ اسی طرح مولوی عبدالتواب رضاخانی و مولوی صادق کوہاٹی کا مناظرہ علم غیب پر ہوا تھا اس کیلئے بھی پہلے سے شرائط طے نہیں ہوئی تھیں بلکہ مقام مناظرہ پر شرائط طے ہو رہی تھیں۔ آپ کے امجد رضوی کا مفتی حماد صاحب نقشبندی سے مناظرہ ہونا تھا مفتی صاحب نے کہا کہ شرائط طے کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ اگر آج شرائط طے کرنی ہیں تو مناظرہ بھی آج ہی کرنا ہوگا۔ یہی صورتحال مناظر مقرر کرنے کے متعلق بھی ہے۔ چنانچہ متکلم اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

''بہتر یہ ہے کہ مناظر کا تعین مناظرہ طے کرتے وقت کرلیا جائے ورنہ مناظرہ کے وقت بھی مناظر کا تعین کیا جاسکتا ہے''۔ (اصول مناظرہ، ص: ۲۴)

اپنے لوگوں کے ہاتھوں رسوائی

خدا کی شان کہ اس مناظرے میں محمد علی صاحب کی اپنے لوگوں نے بھی کافی ''عزت افزائی'' کی مثلاً ایک جگہ ابتداء میں وہ بات کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ رہے تھے تو مولوی مقبول نے ایک دم کہا کہ ہاتھ مت جوڑو ورنہ یہ دیوبندی کہیں گے دیکھو ہم سے معافی مانگ رہا ہے۔ اس مفت کی ذلت پر سر جھکانے کے سوا محمد علی کے پاس اور کوئی بہانہ نہ تھا۔

مناظرے کے دوران راقم حضرت مفتی صاحب کا حوصلہ بڑھانے کیلئے تھپکی دیتا تھا جسے ان جاہلوں نے مرمت سے تعبیر کیا مولوی مقبول نے تو یہاں تک کہا کہ آپ غلط بات نہ کریں تا کہ آپ کے ساتھی پٹائی نہ کریں اس پر مفتی صاحب نے کہا کہ انشاء اللہ تھوڑی ہی دیر میں آپ کے مناظر کی بھی مرمت ہونے والی ہے خدا کی شان جب محمد علی رضاخانی نے یہ کہا کہ جھوٹے کی تو حدیث بھی قبول نہیں تو فوراً رضاخانیوں نے انہیں تھپکیاں دینا شروع کردیں، ہماری طرف سے فوراً کہا گیا ہوگئی نہ مرمت؟ اسی مرمت کا عندیہ تھوڑی

دیر پہلے ہم دے رہے تھے اس وقت واقعی رضاخانیوں کی شکلیں دیکھنے لائق تھیں۔

حضرت مفتی صاحب نے جب کہا کہ آپ لوگ مناظرہ نہیں کریں گے تو رضاخانیوں نے کہا علم غیب کا دعوی کر رہے ہو مفتی صاحب نے کہا یہ آپ لوگوں کی جہالت ہے۔تھوڑی ہی دیر بعد محمد علی نے یہ دعوے کرنا شروع کردئے کہ دیوبندیوں کو پتہ تھا میں یہ کروں گا وہ کروں گا،اس پر مفتی صاحب نے کہا کہ بتاؤ کیا اب یہ غیب کا دعوی نہیں تو محمد علی نے اپنے ہی رضاخانیوں کی مٹی پلید کرتے ہوئے کہا کہ نہیں یہ تو اتقوا فراسة المومن ہے تو مفتی صاحب نے کہا کہ جو چیز تیرے لئے فراسة المومن ہے وہ میرے لئے علم غیب کیسے بن جاتی ہے؟فبھت الذی کفر۔

رضاخانیوں نے جب آخر میں شور شرابا شروع کیا تو فرحان رضاخانی مجھے اپنے ساتھ باہر لے گیا اور کہا کہ ساجد بھائی دیکھو آپ سمجھدار آدمی ہو ہمارا اور آپ کا صرف ایک اختلاف ہے اور وہ ناموس رسالت ﷺ پر ہے۔میں نے کہا اللہ کے بندے ہم خود گستاخ رسول ﷺ کو کافر کہتے ہیں تو ناموس رسالت پر اختلاف کیسا؟ کہا نہیں میں بس صراط مستقیم کی عبارت کو گستاخانہ سمجھتا ہوں۔اس پر اگر وضاحت ہو جائے تو ہمارا کوئی بنیادی اختلاف اس کے سوا نہیں ہے۔اس پر میں نے کہا کہ اللہ کے بندے جو پمفلٹ تم نے شائع کیا ہے اس کے ابتدائی عبارات ہی میں صراط مستقیم کی بزعم خویش عبارت دی گئی ہے۔میں نے خود اس عبارت کا جواب تیار کیا ہے کتابوں پر نشان لگائے ہیں،تم مناظرہ شروع کرو گے تو اس عبارت کی توضیح ہو گی نہ۔

فرحان رضاخانی نے کہا کہ میں نے تو وہ پمفلٹ پڑھا ہی نہیں راقم نے کہا کہ اس میں میرا قصور ہے؟اس نے کہا ٹھیک ہے آپ اس عبارت کا جواب دو گے؟ راقم نے کہا اس کا کیا ہم تو پورے پمفلٹ کے جواب کی تیاری کر کے آئے ہیں۔اس نے کہا ٹھیک آپ اپنے لوگوں کو خاموش کراؤ میں اپنے لوگوں کو اور مناظرہ شروع کرتے ہیں،راقم نے کہا کہ میں تو خاموش کروادوں گا مگر آپ کی طرف سے مشکل ہے۔اس نے کہا کہ نہیں میری ذمہ

داری ہے۔ جس پر دونوں اندر گئے میری ایک ہی آواز پر سب خاموش ہو گئے میں نے ساری صورتحال بتائی اور کہا کہ مناظرہ عبارات پر ہی ہوگا انشاء اللہ میری طرف سے سب تیار ہو سب نے کہا بالکل۔ میں نے فرحان کو کہا کہ اب اپنے لوگوں کو کہو اس نے محمد علی کے کان میں کچھ کھسر پسر کی مگر محمد علی نے حیرت انگیز طور پر اس بار پھر کہا کہ نہیں ہم عبارات پر نہیں بلکہ صدق وکذب پر بحث کریں گے مفتی صاحب نے کہا اللہ کے بندے جھوٹ کبیرہ گناہ ہے اور گستاخی کفر، کفر کو چھوڑ کر کبیرہ پر گفتگو کرنے کا کیا مقصد؟، راقم نے بھی کہا کہ آپ کے اکابر آج تک یہ کہتے رہے کہ ہمارا اصل اختلاف عبارات پر ہے آپ نے یہاں ایک نئی کہانی شروع کردی۔ ٹھیک ہم فریقین کے صدق وکذب پر بھی گفتگو کرنے کیلئے تیار ہیں پہلے لکھ کر دو کہ آپ کا ہمارے ساتھ اصل اختلاف عبارات پر نہیں۔ اس معقول بات پر بھی محمد علی تیار نہ ہوئے میں نے فرحان رضاخانی کو کہا کہ فرحان صاحب! یہ آپ کی نہیں مانیں گے انہوں نے بس فرار ہونا ہے، جس پر جوش میں آکر فرحان نے محمد علی کو کہا کہ چھوڑو یار کون سچا ہے کون جھوٹا ہے ناموس رسالت ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہم کیا کسی سے ڈرتے ہیں؟ بس گستاخانہ عبارات پر بات ہوگی، مگر محمد علی نے اس پر بات کرنے سے صاف انکار کردیا، محمد علی کی اس ڈھٹائی پر فرحان بیچارے کو ایسا صدمہ لگا کہ اس کے بعد رضاخانیوں کے فرار ہونے تک موصوف چپ سادھے بیٹھے رہے۔

عصر کی نماز کے بعد اہلحق کا فاتحانہ بیان

مقامی ساتھیوں نے کہا کہ قرب وجوار کے لوگ جمع ہو رہے ہیں اس لئے آپ یہاں بیان کر کے جائیں مگر ہم نے بیان سے معذرت کرلی اس لئے کہ صبح سے عصر تک مسلسل اس نشست کی وجہ سے ساتھی کافی تھک چکے تھے، البتہ وہاں کے مقامی لوگوں کی شدید خواہش پر حضرت مفتی صاحب نے مختصر بیان کیا، مقامی حضرات نے اپنے تاثرات سے نہ صرف آگاہ کیا بلکہ اس شاندار فتح پر مناظرین کو پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

مبارک بادیوں کا تانتا بندھ گیا

جیسے ہی رضاخانیوں کے اس ذلت آمیز فرار کی خبر احباب تک پہنچی مبارک بادیوں کا تانتا بندھ گیا۔ استاذ المناظرین حضرت استاجی مولانا منیر احمد اختر صاحب مدظلہ العالی، فاتح رضاخانیت شیر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ، وکیل صحابہ قائد اہلسنت مناظر اسلام خطیب لاثانی پیر طریقت حضرت اقدس علامہ ربنواز حنفی صاحب مدظلہ العالی، محقق اسلام مناظر اسلام مفتی مجاہد صاحب نے ذاتی طور پر فون کر کے ہمیں مبارک بادیاں دیں۔

حضرت قادری صاحب مناظرے والے دن بھی مسلسل رابطے میں رہے اور ظہر کے وقفے میں انہوں نے ہی یہ مشورہ دیا تھا کہ اگر رضاخانی مناظرے کیلئے تیار نہیں ہو رہے ہیں تو آپ ان کی عبارات پیش کرنا شروع کر دیں وہ اپنے مسلک کے دفاع کی خاطر جواب دیں گے اور مناظرہ شروع ہو جائے گا مگر ہمیں علم نہ تھا کہ رضاخانی اس مناظرے سے فرار کیلئے ہر قسم کی ذلت رسوائی آج برداشت کرنے کیلئے تیار تھے۔

اس راقم کیلئے سب سے بڑی اعزاز کی بات تو یہ ہے کہ کراچی پہنچنے پر پیر طریقت حضرت مولانا ربنواز حنفی صاحب مدظلہ العالی نے خود مع احباب ہمارے ساتھ اس مناظرے کی ویڈیو کو ملاحظہ فرمایا اور انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے راقم اور حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی کو "خصوصی انعام" سے نوازا۔

جن احباب کا ادارہ خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہے

۱۔ مناظر اسلام محترم علی معاویہ صاحب حفظہ اللہ

۲۔ مولانا عبداللطیف صاحب حفظہ اللہ

یہ دونوں احباب مناظرے کیلئے معاون مقرر ہوئے تھے انہوں نے راقم کے ساتھ حوالہ جات کی تخریج میں بھوک پیاس کی پرواکئے بغیر دن رات کام کیا۔ فجز ہما اللہ احسن الجزاء۔

۳ مولانا اعجاز صاحب

حیدر آباد میں ہمارے میزبان تھے، اپنے مہمانوں کا طاقت سے بڑھ کر اعزاز و اکرام کیا اور انہیں آرام و سکون بہم پہنچانے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی یا گرگزاشت سے کام نہ لیا۔ نیز مناظرے سے پہلے الحمد للہ کی تمام ٹیم خصوصا مناظرین ومعاونین کے درمیان "حصار باندھا"، اور پورے مناظرے میں مسلسل ذکر و تسبیح و درود شریف میں مصروف رہے۔ یہ اس ذکر و درود شریف ہی کی برکت معلوم ہوتی ہے کہ پورے مناظرے میں نہ تو ہمیں کوئی تھکاوٹ محسوس ہوئی نہ بھوک لگی نہ ہی مناظر کی آواز میں کسی قسم کی خرابی آئی اور فریق مخالف پر ایسا رعب بیٹھا کہ وہ کسی طرح بھی مناظرے کیلئے تیار نہ ہوا۔

۴ بھائی اویس صاحب

انہوں نے مناظرے کی ویڈیو ریکارڈنگ کی مکمل ذمہ داری لی اور با حسن خوبی اس کو سرانجام دیا۔

۵ اس کے علاوہ عمران بھائی، نعمان بھائی، خادم حسین بھائی کا بھی ادارہ خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہے۔

رضاخانیوں کی ٹیکسی ڈرائیور سے لوٹ مار

وہ عشرت علی جو مناظرے میں جاہل اور ٹیکسی ڈرائیور تھا اس کی کوئی بات رضاخانیوں کیلئے قابل قبول نہ تھی مناظرے سے فرار کے بعد، غریبوں کی جیبیں سونگھنے والے ان سگان رضا نے اس غریب آدمی سے کم از کم 8000 کا کھانا کھایا نیاری جیسے شہر میں اس غریب آدمی کے مال پر دیگر لوازمات کے علاوہ آئس کریم کے مزے اڑاتے رہے۔ مقامی ساتھیوں نے بتایا کہ یہ بیچارہ اپنے مسلک کے ان ہارے ہوئے رضاخانی بھوکوں کی اس عیاشی کی وجہ سے کئی دن تک مقروض رہا۔

رضاخانیوں کی بدتہذیبی کے چند نمونے

اس پراگف کے عنوان قائم کرنے کی کچھ خاص ضرورت اس لئے نہیں کہ تہذیب و شرافت تو

ان مسلک کے اعلیٰ حضرت تین سال کی عمر ہی میں بریلی کے ''اُس بازار'' میں بچ چکے تھے چنانچہ خود خان صاحب کے متعلق ان کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے:

> ''ایک بار حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور آپ کی کتابوں میں وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں تو گالیاں بھری ہوئی ہیں ...لہذا اگر حضور نرمی اور خوش بیانی کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں کا رد فرمائیں..... ''۔(فیضان اعلیٰ حضرت، ص:۲۷۵)

جن کے بڑوں کا یہ حال ہو کہ ان کے خلفاء ان سے شکایت کریں کہ آپ کی کتابوں میں ابتدائی چند صفحات ہی پر گالیوں کی اتنی بھر مار ہوتی ہے کہ تہذیب یافتہ طبقہ اسے پڑھنا تک گوارا نہیں کرتا، ان کے چھوٹوں سے کوئی شخص تہذیب و متانت کی کیا امید رکھے؟ اس مناظرے میں بھی اپنے بڑوں کی سنت پر عمل کرتے ہوئے رضاخانیوں نے آوارہ گردی کا بھرپور مظاہرہ کیا خاص کر ظفر رضوی نے آتے ہی بار بار ہمارے معاون مولوی عبداللطیف کو چڑیا کہنا شروع کر دیا جس کے جواب میں ان کی گنج شریف جسے انہوں نے سندھی ٹوپی سے چھپایا ہوا تھا اور ان کے ابھرے ہوئے پیٹ کی وجہ سے اگر مولوی صاحب انہیں ''گنجی کھسری'' یا ''سنگ کی گنجی بھینس'' کہہ دیتے تو انہیں ناراض نہیں ہونا چاہئے تھا مگر الحمدللہ کہ ہمارے لوگوں نے تین سال کی عمر میں کرتے اتھاشاہ کی اس تہذیب پر عمل نہیں کیا۔ ایک مقام پر تو اس بد بخت نے ایسی دیدہ دہنی کی کہ راقم اور مفتی صاحب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، رضاخانیوں کو بھی اس کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا تھا اس لئے رضاخانی مناظر محمد علی نے خود ذاتی طور پر مفتی نجیب اللہ صاحب سے ظفر رضوی کی اس بکواس پر معافی مانگی جو ویڈیو میں ریکارڈ کروائی گئی، مگر ساتھیوں کا غصہ اس پر بھی ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا جس پر محمد علی کو دوبارہ مفتی صاحب کے پاس آنا پڑا اور یہ گذارش کرنی پڑی:

مفتی صاحب کیا میں سو بار آپ سے معافی مانگوں؟

مفتی صاحب نے وسیع ظرفی کا مظاہرہ کیا اور اس معافی پر معاملے کو رفع دفع کیا اور ساتھیوں کو بھی بمشکل بٹھایا کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں ان کی تربیت ہی ایسی ہوئی ہے آپ نے ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی جس سے ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہ رہے۔

اسی طرح محمد علی رضا خانی مناظر جو مناظرے میں خود کو بہت سنجیدہ کہہ رہے تھے ان کے چند میسیجز ملاحظہ ہو جو ہمارے ایک ساتھی کو کئے اس میں علماء دیوبند کو ایسی غلیظ اور بدبودار گالیاں دی گئی ہیں کہ ان کا نقل کرنا ہمارے بس میں نہیں یہ تمام میسیجز ہمارے پاس ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔

مناظرے میں شور شرابا کرنے والے رضا خانیوں کو نام بنام چیلنج

مناظرے کے دوران ماحول کو خراب کرنے کیلئے رضا خانی جن لوگوں کو لائے تھے انہوں نے خوب شیطانی حرکات کا مظاہرہ کیا مگر ہم ان کی طرف زیادہ اس لئے متوجہ نہ ہوئے کہ یہ حرکتیں اسی لئے کی جارہی ہیں کہ کس طرح محمد علی کی جان چھوٹ جائے اور مناظرہ نہ ہو۔اب بندہ ان حضرات کو کہتا ہے کہ اگر وہ واقعی اتنے بڑے طرم خان تھے اور وہ چیلنج بازیاں اور شور شرابا کسی شیطانیت کیلئے نہیں بلکہ احقاق حق کیلئے تھا تو میری طرف سے دعوت مناظرہ قبول کرو۔

ظفر رضوی کو چیلنج

اس آدمی کو گفتگو کرنے کا بہت شوق تھا مناظرے کے دوران اس نے راقم سے پوچھا کہ تو کہاں کا فارغ ہے راقم نے بے دھڑک کہا کہ دارالعلوم کا۔الحمد للہ بندہ آپ کی طرح اپنے ٹھیکیدار بہنوئی کا چند ٹکوں پر ملازم نہیں۔ظفر رضوی آپ کو دوسروں کی سند طلب کرنے کا بہت شوق ہے تو آئے میں آپ کو اسی پمفلٹ پر مناظرے کا چیلنج دیتا ہوں اس شرط پر کہ ہم دونوں کی تمام گفتگو دعوی، شرائط توضیحات سے لیکر مناظرے کے آخر تک ''عربی'' میں ہوگی ،البتہ عوام کو سمجھانے کیلئے میری تقریر کا اردو ترجمہ حضرت استاذی مفتی نجیب اللہ صاحب کریں گے اور آپ کی عربی تقریر کا ترجمہ محمد علی رضا خانی کرے گا۔ فهل من مبارز ۔تاکہ آپ جیسے ٹھیکیداروں کی جوتیاں چاٹنے والوں کو بھی تو معلوم ہو کہ علماء سے ان کی سند کا مطالبہ کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے ؟۔میری طرف سے ایک شرط اور بھی ہے جو بدتمیزیاں آپ نے اس مناظرے میں کی اگر میرے

ساتھ ان کو دہرایا گیا تو ہماری طرف سے جواب "زبان" سے نہیں بلکہ "ہاتھوں" سے دیا جائے گا۔

محمد اصغر طاہری رضاخانی کو چیلنج

ان صاحب کو پورے مناظرے میں سب سے زیادہ شور شرابا کرنے کا شوق تھا ان کو بھی میرا مندرجہ بالا چیلنج ہے۔اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ زبان جو مناظرے میں ان کے قد سے بھی لمبی ہوگئی تھی دوبارہ منہ سے نکلتی ہے یا گدی کے ساتھ چپک جاتی ہے۔

مولوی مقبول بھگوڑے کو چیلنج

انہیں بھی گفتگو کرنے کا کافی شوق تھا،مولوی مقبول نے کہا تھا کہ احمد رضا خان اللہ کا ولی ہے خدا کا خوف کرو اللہ کے ولیوں سے دشمنی کرتے ہو،تو راقم ان کو چیلنج کرتا ہے کہ میں رضاخانیوں کی کتب سے ولی و مرد کی نشانیاں بتاؤں گا اور ان نشانیوں کے بموجب مولوی مقبول احمد رضا خان کو ولی تو کیا مرد ثابت کردے تو میں اپنی شکست تسلیم کرنے کیلئے تیار ہوں۔

مولوی فرحان رضاخانی

مولوی فرحان رضاخانی نے ایک جگہ راقم کو مناظرے کا چیلنج دیا راقم اس چیلنج کو قبول کرتا ہے،فرحان رضاخانی میں رائی کے دانے کے برابر غیرت ہے تو مجھ سے جلد سے جلد صراط مستقیم پر مناظرے کیلئے رابطہ کرے،میں صراط مستقیم پر مجیب بنتا ہوں جبکہ فرحان رضاخانی،"صاحب صراط مستقیم" کو کافر نہ کہنے والے کے کفر و ایمان پر مجھ سے بات کرے گا۔

عرفان عرف چنوں

یہ موصوف دیوبندیوں کے "سالے" ہیں ساتھیوں نے بتایا کہ ان کی دو بہنیں تبلیغی بھائیوں کے نکاح میں ہیں،اس رشتہ داری کا پاس کرتے ہوئے میں زیادہ کچھ نہیں کہتا کہ کہیں وہ تبلیغی بھائی ناراض نہ ہوجائیں۔ان کو مناظرے میں الشہاب الثاقب سے علامہ برزنجی کی عبارت پیش کرنے کا بہت شوق تھا اس لئے ان کو میری صرف اتنی ہی دعوت ہے کہ وہ میرے سامنے بیٹھ کر برزنجی کی عبارت کی صرفی،لغوی تحقیق ونحوی ترکیب کردیں۔

پڑا کبھی دل جلوں کو فلک سے کام نہیں
جلا کر خاک نہ کردوں تو دیوبندی نام نہیں

اہل السنّت والجماعت کون؟

''اہل السنّت والجماعت'' کے نام پرنام نہاد'' سُنّی تحریک''
کے جاہلانہ اعتراض کا جواب
(قسط اوّل)

خبیب الرحمٰن نقشبندی نیازی (پنڈی بھٹیاں)

قارئین کرام! ہم یہ بات''تحدیث بالنعمت''کے طور پر کہتے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں ہمارے اکابر واسلاف ہی، اسلام کی روشنی کو لے کر آئے اور اس روشنی سے اس پورے خطّے کو منوّر کیا۔الحمد للہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو چودہ سو سال سے علماء اہلسنۃ والجماعۃ کے چلے آ رہے ہیں ۔لیکن برصغیر خصوصاً ہمارے ملک پاکستان میں ایک ٹولہ ایسا بھی ہے، جو خود کو'' مسلک اہل سنت و جماعت'' کا ٹھیکے دار سمجھتا ہے۔حالانکہ اُس کے عقائد''اہلسنت و جماعت'' سے بہت دور ہیں جس کا انہوں نے خود بھی کیا ہے۔اس ٹولے کے اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف صفحہ نمبر 16 میں اُس کی یہ وصیت درج ہے:

> ''رضا حسنین اور تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع
> شریعت نہ چھوڑو۔اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر
> مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے''

ہم پوچھتے ہیں کہ اس وصیت میں شریعت کو علیحدہ اور اعلیٰ حضرت کے دین و مذہب کو علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں شریعت پر حتی الامکان چلنے کی ترغیب دی گئی ہے جبکہ اپنے دین و مذہب پر چلنے کو ہر فرض سے اہم فرض قرار دیا گیا ہے۔اگر اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب شریعت ہی تھی تو اس کو علیحدہ تاکید کے ساتھ کیوں ذکر کیا گیا ہے؟

جناب ہاشمی میاں صاحب لکھتے ہیں:

> کوئی مجدد ہو یا محدث فقیہ ہو یا مجتہد وہ خود اپنے اتباع کی دعوت نہیں دیتا
> بلکہ اتباع شریعت کی دعوت دیتا ہے اور یہ شان انبیاء ومرسلین کی ہے کہ وہ
> اپنے اتباع پر ہی ہدایت ونجات کو موقوف قرار دیں۔

(المیزان کا امام احمد رضا نمبر، ص:۴۰۴)

تو خود انہی کی زبانی معلوم ہوا کہ ان کے عقائد شریعت اسلامیہ سے ہٹ کر ہیں اور یہ کسی نئے دین ومذہب کے پیروکار ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ ان لوگوں کے اپنے عقائد اہلسنت وجماعت سے ہٹ کر ہیں۔ اور یہ ہمارے "اہلسنۃ والجماعۃ" ہونے کے انکاری ہیں۔ مشہور کہاوت ہے:

"الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے"

اور ہم پر طرح طرح کے الزامات لگا کر ہمیں اہلسنت وجماعت سے خارج قرار دیتے ہیں۔ پنجابی کی مشہور کہاوت ہے

"اگ لین گئی تے چولہے دی سانجھن بن گئی"
"یعنی آگ لینے گئی اور چولہے کی مالکن ہی بن گئی"۔

اس ٹولے نے چند افراد پر مشتمل ایک جماعت کی تشکیل دی ہے۔ جس کا نام اس نے "سنی تحریک" رکھا ہے۔ جس کی بھتہ خوری اور ٹارگٹ کلنگ کا اقرار حکومتی عہدیداروں نے بھی کیا جس کی تفصیل پھر کبھی۔ اس جماعت کے دہشت گرد مبلغین کا یہی کام ہے کہ وہ صبح وشام ہمارے مسلک اہلسنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی پر اور خصوصاً ہمارے مسلک کی ایک نمائندہ جماعت "اہلسنت والجماعت" کے نام اور کام پر جاہلانہ اعتراض کرتا رہتا ہے۔ جس کا جواب علماء اہلسنۃ بارہا دے چکے ہیں۔ لیکن یہ حضرات جواب حاصل کرنے کے باوجود بھی اپنے ہر پروگرام میں اپنے اس لایعنی اعتراض کو دہراتے رہتے ہیں اور عام عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس بناء پر ہمیں بھی اس موضوع پر قلم اٹھانا پڑا۔ ہم نے اپنے اس مضمون میں ان "نام نہاد سنیوں" کو آئینہ دکھایا ہے اور خود انہی کے بزرگوں کی کتابوں سے اپنا "اہلسنۃ والجماعۃ، سنی اور حنفی" ہونا ثابت کیا ہے۔ جس کی تفصیل آپ آئندہ آنے والی تحریر میں پڑھیں گے۔

جواب ملاحظہ فرمانے سے پہلے ہم اپنے مسلک کی نمائندہ جماعت "اہل السنت والجماعت" کی تائید وتصدیق وتعریف خود بریلوی حضرات کے قلم سے پیش کرتے ہیں۔ پھر اس جاہلانہ اعتراض کا جواب دیں گے۔

بریلوی مذہب کی مستند ومعتمد شخصیت مشہور بریلوی پیر جناب نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب لکھتے ہیں:

"غالباً 1998ء میں اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب نے نفاذ شریعت کنونشن بلایا، جس میں مجھے بھی مدعو کیا گیا، تاہم

مکاتب فکر کے علاوہ ؤ عماء ہزاروں کی تعداد میں وہاں تشریف فرماتے،
میں نے ملک میں نفاذ شریعت اسلامی کا عملی طریقہ کار پیش کرنے کے
ساتھ ساتھ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے بھی تجاویز پیش کیں، خصوصا
سپاہ صحابہ اور شیعہ کی مخاصمت دور کرنے کے لئے میں نے زور دیا تو شیعہ
کی طرف سے علامہ ساجد علی نقوی اور سپاہ صحابہ کی طرف سے مولانا ضیا
والقاسمی مرحوم نے میری تجویز کا خیر مقدم کیا۔-----------
صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت و توقیر
اور اُن کی خدمات جلیلہ کی اشاعت کے لئے سپاہ صحابہ کی کوششیں لائق
صد تحسین ہیں، خصوصا خلفائے راشدینؓ کے ایام سرکاری سطح پر منانے
کے مطالبہ پر میں اُن کی بھرپور تائید کرتا ہوں"۔

﴿تحفۃ الغیب علی ازالۃ الریب صفحہ 300-301 ناشر مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف E-11 اسلام آباد پاکستان سن طباعت صفر المظفر ۱۴۲۴ھ، مطابق اپریل 2003،﴾

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ "سپاہ صحابہ" یعنی "اہل السنت والجماعت" ایک ایسی جماعت ہے کہ جس کی عظمت و توقیر بریلوی حضرات کے ہاں بھی مسلم ہے۔ جبکہ اس کے مقابل "بدعتی تحریک المعروف سنّی تحریک" کو دیکھیے جس کے آپس میں ہی دو ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ اکثر کارکن کہتے ہیں کہ بلال سلیم قادری کو اس تحریک کا سربراہ بنایا جائے اور کچھ کہتے ہیں ثروت اعجاز کو سربراہ رہنا چاہیے۔ جو ایرانی حکومت سے ملی ہوئی بلٹ پروف ڈبل ڈور گاڑیوں میں گھوم رہا ہے۔ کہاں یہ آپس میں ٹکڑے ہونے والی جماعت اور کہاں "سپاہ صحابہ" یعنی اہلسنت والجماعت" جس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ بریلوی بھی اس میں شمولیت اختیار کرتے ہیں، بریلوی حضرات کے "سپاہ صحابہ" میں شمولیت کا ذکر ایک بریلوی عالم نے بھی اپنے رسالے "شیعہ سُنی بھائی بھائی کیسے؟" میں کیا ہے۔

پیر امین الحسنات کا سپاہ صحابہ کے اسٹیج سے خطاب

عام بریلوی تو بعد کی بات ہے بریلویوں کی مقتدر شخصیت پیر امین الحسنات شاہ نے الیکشن میں سپاہ صحابہ سے تعاون لیا اور جب الیکشن میں کامیابی حاصل کی اور وزیر مملکت برائے مذہبی امور بنے تو [illegible]

حضرات علماء کرام میرے شہر کے بہادر اور غیور دوستو میرے عزیز بچوں
آپ کا یہ خادم آپ کی خیر خواہی چاہنے والا آپ کی خدمت میں سلام محبت
وعقیدت پیش کرتا ہے حجرات محترم آپ کو پتہ ہے کہ میں کوئی واعظ شاعظ
نہیں ہوں نہ کوئی شعلہ بیاں مقرر ہوں محض اس شہر کا آپ کا چھوٹا سا بھائی
ہوں۔۔۔ میرے جب سے الیکشن ہوئے تھے میں ایک خوبصورت موقع
کی تلاش میں تھا میرے دوستوں نے خاص طور پر حضرت مولانا محمد احمد
لدھیانوی مدظلہ العالی نے میرے ساتھ از حد محبت کا اظہار کیا انہوں نے
اپنے عزیز کو جو کھڑا تھا میرے حق میں بٹھایا اور شہر کے جتنے دوست و
احباب تھے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح میرے دائیں بائیں کھڑا کیا
میں چاہتا تھا کہ بھرے مجمع میں جس طرح انہوں نے میرے ساتھ
معاملات کئے میں اس کا شکریہ ادا کروں۔۔۔

اس خطاب کی ویڈیو ادارہ نور سنت کے پاس محفوظ ہے نیز مندرجہ ذیل لنک پر بھی جا کر دیکھی جا سکتی ہے

https://www.facebook.com/photo.php?v=1427722440808873&set=vb.140864012938377&type=3&theater

تو احسان فراموشو! تمہارے یہ بڑے تو سپاہ صحابہؓ کے قائد کو مدظلہ العالی کہیں اپنا دوست کہیں بھرے مجمع میں ان کے کئے ہوئے احسانات کا شکریہ ادا کریں اور تم ایرانی گماشتے انہیں اہل السنت والجماعت نہ مانو۔ اہل السنت والجماعت پر اعتراض کرنے والوں، خصوصا ایرانی گماشتہ ثروت قادری جو کراچی کنونشن میں اپنی غنڈہ گردی کا ثبوت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ دیوبندی بھی مرتد ہیں واجب القتل ہیں گستاخ رسول ﷺ ہیں معاذ اللہ (ویڈیو ادارے کا پاس موجود ہے) اگر دل میں رائی کے دانے کے برابر غیرت وحمیت ہے تو وزیر مملکت پیر امین الحسنات کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کرو کہ یہ شخص نہ صرف دہشت گرد ہے بلکہ مرتد بھی ہو چکا ہے معاذ اللہ، کیونکہ سپاہ صحابہ کے سٹیج پر بیان کرنے جاتا ہے اور ان سے اتحاد کرتا ہے۔ مگر تم ایسا کبھی نہیں کرو گے کیونکہ تیرا عشق رسالت اور وطن کی محبت کا نعرہ ''گرم گرم حلوے کی رکابی'' کے گرد گھومتا ہے اور

جہاں چترول کا خطرہ ہو تو عشق کے یہ کھوکھلے نعرے سب رفو چکر۔

آمد برسرِ مطلب

بہر حال آیئے اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں۔ پہلے اعتراض اور پھر اُس کا جواب ملاحظہ فرمایئے:

اعتراض :"نام نہاد سُنّی تحریک" والے کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ نے اپنا نام "اہل سنت والجماعت" کیوں رکھ لیا ہے؟۔ حالانکہ یہ تو ہمارا تشخص تھا۔ یہ اعتراض تقریباً سُنی تحریک کا ہر مقرر کرتا ہے بقیر ثبوت کے لیے صرف ایک مثال تحریری عرض کیے دیتا ہے۔ اور تقریری ثبوت کے لیے آپ اس تحریک کے کسی مبلغ کی حالیہ یا ماضی قریب کی کوئی بھی تقریر سن لیں اُس میں آپ کو ان کا یہ سوال ملے گا "۔

تحریری ثبوت

بدمتی تحریک کا رسالہ "ماہنامہ سُنی ترجمان کراچی" دسمبر 2013ء کے شمارے میں صفحہ نمبر 46 پر یہی سوال ان لفظوں میں اٹھایا گیا:

"اہلسنت کا نام استعمال کرنیوالی کالعدم جماعت پر پابندی لگائی جائے"

اور اسی صفحہ پر آگے جا کر لکھا ہے:

"سانحہ راولپنڈی سنی شیعہ نہیں شیعہ دیوبندی جھگڑا ہے۔ ملک میں شیعہ سُنی فساد کا کوئی وجود نہیں"۔

قارئین کرام! ان دو مثالوں سے آپ اس بات کا اندازہ کر چکے ہوں کہ "اہل سنت والجماعت" کے نام پر اور ہمارے سُنی ہونے پر ان کو بڑی تکلیف ہے۔ آگے جا کر آپ خود بریلوی کتب سے یہ بات پڑھیں گے کہ دیوبندی سُنی اور حنفی ہیں۔ بہر حال ہمیں ان مثالوں سے آپ حضرات پر اس اعتراض کا واضح کرنا مقصود تھا۔ اب ہم اس کے جواب کی طرف آتے ہیں۔

قارئین محترم! یہی سوال اہل السنت والجماعت کے قائد مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ العالیہ صدر اہلسنت والجماعت پاکستان کے سامنے ایک بریلوی عالم جناب خضر الاسلام صاحب نے (جو اس وقت ثروت اعجاز گروپ میں تھے اور آج کل اس گروپ کو غنڈہ مافیا کہہ کر سلیم قادری گروپ میں شامل ہو گئے ہیں) کے سامنے اٹھایا تھا اور ہمارے قائد [illegible] فرماتے ہیں ان کے اس سوال کا

جواب دیا۔ لیکن وہ بریلوی، بریلوی ہی کہاں رہے جو حق کو قبول کر لے۔ سچ کہا ہے کسی نے بریلویت کا اور حق کا کوئی جوڑ نہیں۔ آیئے ہم پہلے اس اعتراض کا تحقیقی جواب عرض کیے دیتے ہیں اور پھر الزامی جواب کریں گے یعنی خود "بدعتی تحریک المعروف سُنی تحریک" کے بزرگوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے علماء دیوبند کا اہلسنت والجماعت، سنی اور حنفی ہونا ثابت کریں گے۔

تحقیقی جواب

پہلی بات تو یہ ہے کہ بریلویوں کو "اہل السنت والجماعت" کو اپنا تشخص قرار دینا ہی باطل ہے کیونکہ آج تک انہوں نے اپنی مسلک کو "اہلسنت والجماعت" سے موسوم نہیں کیا بلکہ جہاں بھی ذکر کیا "مسلک اہلسنت" ذکر کیا اسی نام پر ایک جماعت "جماعت اہلسنت" بنائی ہوئے تقریروں میں بھی خود کو بزعم خویش اہلسنت کہتے ہیں نہ کہ اہل السنت والجماعت پس جب آپ لوگ خود اس بات کا اقرار کرتے ہوئے کہ اہل السنت والجماعت آپ کا تشخص نہیں بلکہ اہلسنت تشخص ہے حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے تفصیل آگے آرہی ہے تو یہ کہنا سراسر ڈھونگ اور ایرانی فتنہ کو حلال کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کہ اہل السنت والجماعت ہمارا تشخص ہے اس کو استعمال نہ کریں جہاں تک اس کو تشخص باور کرانا ہے تو یہ بھی جھوٹ اور حقائق کو مسخ کرنا ہے تفصیل آگے آرہی ہے۔ اس مختصر سے تفصیل سے ان کے تمام اعتراضات کا جواب ہو گیا مگر ہم بھی چور کو اس کی ماں کے گھر پہنچا کر دم لیں گے سو ملاحظہ ہو۔ آسان الفاظ میں آپ اہل السنت والجماعت کی تعریف یوں کر سکتے ہیں کہ لغوی اعتبار سے اہل کا معنیٰ "والے" اور سنت کا معنیٰ "راستہ" ہے اور جماعت کے معنیٰ "گروہ" کے ہیں جبکہ اصطلاح میں سنت سے مراد وہ کام ہیں جو سرکار دو عالم ﷺ اور خلفائے راشدین نے کیے۔ جیسا کہ خود آقا مدنی ﷺ کا ارشاد مبارک بھی ہے "علیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدین المھدیین" کہ میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرو' اور جماعت سے مراد آقائے دو عالم ﷺ کی جماعت یعنی آپ کے اصحاب علیہم الرضوان ہیں۔ تو "اہل السنت والجماعت" کا مطلب ہوا۔ آقا مدنی ﷺ اور آپ کے صحابہؓ والے یعنی ایسے افراد جو حضور اکرم ﷺ اور آپ کے جمہور صحابہ کی سنتوں یعنی رستے پر چلنے والے ہوں۔ اور بلا مبالغہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ دور حاضر میں حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے راستے پر چلنے والے برصغیر کے اس خطہ میں صرف اہل السنت والجماعت احناف دیوبندی ہیں۔

نوٹ: یہاں لفظ "دیوبندی" اپنے وسیع تر مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے یعنی دیوبندی سے مراد ہر

وہ مخص لیا گیا ہے جو عقائد میں علماء اہل سنت دیوبند سے متفق ہے۔

اس بات کو اور زیادہ آسان الفاظ میں یوں سمجھئے کہ آج مسلک اہل سنت و جماعت احناف دیوبند ایسا مسلک ہے جو وہی کام کرتا ہے جو آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے کیے اور ہر اُس کام کو بطور عبادت انجام نہیں دیتا جو آپ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے نہیں کیا۔ مثال کے طور پر آپ دیکھیں ہمارے ہاں دو فرقے ہیں:

"ایک بریلوی حضرات اور دوسرے غیر مقلدین حضرات"

بریلوی حضرات کہتے ہیں جو کام حضور ﷺ یا آپ کے صحابہؓ نے نہیں کیے ہم وہ بھی کریں گے۔ یعنی وہ سنت پر عمل کرنے کی بجائے بدعات پر عمل پیرا نظر آتے ہیں اور بدعت کی تعریف بریلوی مصنفین نے بھی یہی کی ہے بدعت ایسا کام ہے جو سنت کے مخالف کیا جائے۔ تو پتہ چلا کہ بریلوی حضرات بدعات پر عمل کر کے سنت کے مخالف راستے پر چل رہے ہیں۔ مثلاً آذان سے پہلے "صلوۃ وسلام" ۱۲ ربیع الاول کو میلاد کا جلوس وغیرہ یہ کام نبی ﷺ صحابہ کرام نے نہیں کیے، اور یہ کام بدعت سیہ ہیں۔ لیکن بریلوی حضرات بڑی دلیری سے ان کاموں کو بطور عبادت سرانجام دیتے ہیں۔ اگر اُن سے کہا جائے کہ "یہ کام آقا ﷺ اور صحابہؓ نے نہیں کیا تم کیوں کرتے ہو؟" تو وہ کہتے ہیں اس میں حرج کیا ہے؟ اس کے جواب میں ہم ان سے صرف ایک ہی سوال کرنا چاہتے ہیں کہ آذان کو "لا الٰہ الا اللہ" پر ختم کیا جاتا ہے۔ اگر اس کے بعد "محمد رسول اللہ" بھی پڑھ لیا جائے تو حرج کیا ہے؟ اگر یہاں حرج ہے تو وہاں حرج کیوں نہیں اور اگر یہاں حرج نہیں تو بریلوی حضرات آذان کو "محمد رسول اللہ" پر ختم فرمائیں۔

اور دوسری طرف غیر مقلدین حضرات ہیں وہ کہتے ہیں جو کام آقا ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے کیے ہم نے وہ نہیں کرنے یا ہمارا اس عقیدے پر رہنا ضروری نہیں، مثلاً حضور ﷺ کی قبر میں حیات مع الجسد "تمام صحابہ کرام کا عقیدہ تھا۔ لیکن غیر مقلدین اس عقیدے کے منکر ہیں اور اگر اُن سے پوچھا جائے کہ "جو کام صحابہ نے کیا وہ تم کیوں نہیں کرتے؟ تو جواب ملتا ہے صحابہ کرام کا قول و فعل حجت نہیں (نعوذ باللہ)۔

تو پتا چلا کہ یہ دونوں فرقے (یعنی بریلوی اور غیر مقلدین) "اہل السنت والجماعت" نہیں ہیں۔ اس لیے کہ اہل السنت والجماعت ہونے کے لیے شرط ہے کہ وہی کام کیے اور عقیدے رکھے جائیں جو آقا ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے اختیار کیے۔ اور ہر اُس کام کو بطور عبادت کرنے سے

گریز کیا جائے جو آقا مدنی ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے نہ کیا ہو۔ چنانچہ پیران پیر جن کی گیارہویں کے نام پر شکم پرور رضاخانی مولوی فریب عوام کی جیبیں ٹٹولتے ہیں وہ اہل السنت والجماعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

فعلی المومن اتباع اهل السنة والجماعة فالسنة ما سن رسول الله ﷺ والجماعة ما اتفق علیه الصحابة فی الخلافة خلفاء الاربعة(غنیة الطالبین)

مومن پر اہل السنۃ والجماعۃ کی اتباع لازم ہے پس سنت تو وہ جسے رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا اور جماعت سے مراد وہ کام جس پر صحابہ کا خلفاء راشدین کے زمانے میں اتفاق ہو گیا ہو۔

اس تعریف کے تحت ہم رضاخانیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ مروجہ میلاد، عرس، مختلف نوع کے ختموں، قرآن خوانیوں، صلوۃ وسلام قبل الاذان، دعا بعد از نماز جنازہ، تعمیرات مزارات وغیرہ اپنی جملہ بدعات کو ثبوت مہیا کریں۔ پھر ہم یہ بھی پوچھتے ہیں کہ اگر تم واقعی اہل السنت والجماعت ہو تو آج جن عقائد کو تم نے اپنے مذہبی تشخص قرار دے دیا ہے جیسے علم غیب، حاضر و ناظر، مختار کل، نور و بشر (یعنی انبیاء بشر نہیں ہوتے نور ہوتے ہیں) وغیرہ پر کتب اہل السنت والجماعت جو عقائد کے مسئلہ پر لکھی گئی ہیں ان میں ان عقائد کو ذکر دکھا دو جو اسی طرح بیان کئے گئے ہوں جیسا کہ آج تم بیان کرتے ہو جبکہ ہم اس کے مقابلے میں دکھانے کیلئے تیار ہیں کہ ان مسائل پر جو عقیدہ ہمارا ہے وہی ان کتب میں مندرج ہیں۔ تو بتاؤ اہل السنت والجماعت سے خارج ہو کر بدعتی تم ہوئے یا نہیں؟ بلکہ زیادہ تفصیل میں نہیں جاتا کذاب زمانہ غلام مہر علی آف چشتیاں لکھتا ہے:

> ''جس طرح عقیدہ ختم نبوت اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا منکر جماعت اہل اسلام سے خارج ہے اسی طرح عقیدہ حاضر ناظر کا منکر اور آنحضرت ﷺ کے مطلق خدادا علم غیب کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے''۔ (دیوبندی مذہب، ص:۲۴۱)

راقم پوری دنیائے رضاخانیت کو چیلنج کرتا ہے کہ عقیدے کی کسی کتاب سے دکھا دو جو مسلم عند الخصمین ہو کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے آپ ﷺ کو عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر ناظر ماننا بھی ضروریات دین میں سے ہے اگر نہیں دکھا سکتے اور یقیناً نہیں دکھا سکتے تو ہم سے مطالبہ کرو انشاء اللہ ہم بتائیں گے کہ یہ دونوں عقیدے نبی کریم ﷺ کیلئے رکھنا کفر ہے۔

رضا خانی غزالی دوراں احمد سعید کاظمی لکھتا ہے:
''الفاظ قرآن وحدیث کے ایسے معنی بیان کرنا جو نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہوں نہ صحابہ کرام سے نہ امت مسلمہ میں سے کسی نے وہ معنی بیان کئے ہوں ایسے معنی الفاظ قرآن وحدیث کے بیان کرنا بہت بڑی جرأت اور دین میں فتنہ عظیم کا دروازہ کھولنا ہے دراصل اسی کا نام بدعت سیئہ ہے جسکے متعلق ارشاد ہوا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار''۔ (مقالات کاظمی، ج ۲، ص ۹۶)
ہمارا بریلویوں سے سوال ہے کہ شب برات کے حلوے اور اپنی دیگر بدعات و باطل عقائد کیلئے تم قرآن کی جن آیات واحادیث سے سہارا لیتے ہو کیا اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ نے بھی نیز امت مسلمہ نے بھی ان کا وہ معنی بیان کیا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو تم ہی بدعتی اور نار جہنم کے مستحق ہو نہ کہ اہل السنت والجماعت۔
نیز قارئین کرام! اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں کہ اہل السنت والجماعت میں ''جماعت'' کا لفظ ہی صحابہ کی پیروی کیلئے ہے جبکہ رضا خانی صحابہ کی پیروی کیا کریں گے وہ تو صحابہ کرام کو معاذ اللہ ''بدعتی'' مانتے ہیں چنانچہ رضا خانی شیخ الحدیث والتفسیر فیض احمد اویسی صاحب نے ایک پورا رسالہ اس نام سے لکھا ہے ''بدعات صحابہ'' العیاذ باللہ۔ اسی طرح رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے احمد رضا خان بریلوی اتنے بڑے عالم مجتہد فقیہ تھے کہ انہوں نے صحابہ کرام سے بھی اختلاف کیا۔
(ملاحظہ ہو: حقائق شرح مسلم وحقائق تبیان القرآن، ص: 172.173)
تو جس مسلک کا صحابہ ہی سے اختلاف ہو جو مسلک صحابہ ہی کو معاذ اللہ بدعتی کہے وہ اہل السنت والجماعت کیسے ہوسکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ رضا خانیوں کا خود کو اہل السنت والجماعت باور کرانا محض عوام کو دھوکا دینا ہے ورنہ حقیقت میں یہ لوگ ''اہل رضویت'' ہیں یہ لوگ احمد رضا خان بریلوی کی کتب وعقائد کو ماننے والے ہیں اور ان کے مقلد ہیں۔ چنانچہ بریلوی نباض قوم ابوداؤد رضوی لکھتا ہے: ''ہمارے لئے مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا اتباع کافی ہے''۔ (براہین صادق، ص: ۲۷۰) اب دوسری طرف ''مسلک اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند'' کو پرکھیے۔: آپ کو نظر آئے گا کہ اس مسلک کے افراد وہی کام کرتے ہیں جو آقا ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے کیے اور ہر اس کام کو بطور عبادت کرنے سے گریز کرتے ہیں جو آقائے دو عالم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے نہیں کیے۔ تو اس تفصیل سے پتا چلا کہ ''بدعتی تحریک المعروف سنی تحریک'' کا اس نام ''اہل السنت والجماعت'' پر اعتراض، اُن کی اپنی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ مسلک اہل سنت والجماعت احناف دیوبندی اپنے آپ کو ''اہل سنت والجماعت'' کہلوانے کا حقدار ہے۔ جبکہ ''نام نہاد سنی تحریک'' کو اپنا نام بدعتی تحریک رکھ لینا چاہیے۔ اس لیے کہ یہ جماعت سنت کے رد اور بدعات کی افزائش میں صبح وشام کوشاں ہے۔ (جاری ہے.....)